آمد رمضان

عاجز رحمت اللہ لاشاری طاہری

رحمتوں والا خزینہ آگیا
آگیا رمضاں مہینہ آگیا

جھومو اور خوشیاں مناؤ بے شمار
مومنوں کا مہ جبینہ آگیا

چاند پر جب بھی نظر اُن کی پڑی
مرنے والوں کو بھی جینا آگیا

جس کی آمد کا ذکر سُنتے ہی خوب
ابلیس کو تو ہے پسینہ آگیا

سحری خواہ افطار پر ہر شخص کو
بھر کے جنت کی جام پینا آگیا

خوب سُنتے ہی رہو قرآن کو
شوق سے سُن لو شبینہ آگیا

سب گناہوں کو مِٹاؤ گنہگار
ہے کنارے پر سفینہ آگیا

شعر "لاشاری" نے لکھا جس وقت
تو تصوّر میں مدینہ آگیا

منقبت شریف

ایم بلال احمد حبوی طاہری

لطف و کرم یہ دیکھا خواجہ سجن ولی کا
مجھ سا بھی نام لیوا خواجہ سجن ولی کا

یہ پاک پیر کامل کہاں میں تھا ان کے قابل
پھر بھی بنا ہوں سائل خواجہ سجن ولی کا

دکھڑوں سے جاں چھڑائے درد و الم مٹائے
دیدار ہر دوا ہے خواجہ سجن ولی کا

جیسا بھی ہو سوالی لوٹا کبھی نہ خالی
رتبہ مقام عالی خواجہ سجن ولی کا

آئے نظر سہارے جھومے غموں کے مارے
دیکھا جو چہرہ پیارے خواجہ سجن ولی کا

کیوں مرتبہ میں چاہوں کرتا شکر خدا ہوں
ادنیٰ سا اک گدا ہوں خواجہ سجن ولی کا

مانگو خدا سے "احقر حبوی" دعا یہ بہتر
سایہ ہو روزِ محشر خواجہ سجن ولی کا

زیر سرپرستی

حضرت خواجہ **محمد طاہر** المعروف **سجن سائیں** بخشی مجددی نقشبندی

سہ ماہی الطاہر

شمارہ نمبر 76 رمضان المبارک 1437ھ بمطابق جون 2016ء

☆ **مدیر:** **محمد جمیل طاہری**

☆ **معاون مدیر:** **محمد ابراہیم لاسی طاہری**

☆ **ادارتی بورڈ:**

مفتی عبد الرحیم طاہری

ڈاکٹر منور بھرگڑی طاہری

انجنیئر غلام محمد میمن طاہری

ڈاکٹر غلام یاسین طاہری

☆ سرکیولیشن مئنیجر:

محمد بخش جونیجو طاہری فون: 03003331703

قانونی مشیر: علی احمد پاٹولی، ایڈووکیٹ ہائی کورٹ

☆کمپوزر: "وفا" نذیر احمد شر طاہری

☆پتہ: الطاہر، درگاہ اللہ آباد شریف کنڈیارو ضلع نوشہرو فیروز۔ (قیمت فی شمارہ: 30 روپیہ)

ترسیل زر کا پتہ:

محمد بخش جونیجو طاہری، شاہنواز بھٹو کالونی، نوڈیرو، ضلع لاڑکانہ، پوسٹ کوڈ: 77360

Web: www.islahulmuslimeen.org
Email:attahirkarachi@gmail.com

محمد بخش جونیجو نے امین برادس اینڈ پبلشرز سے چھپوا کر الطاہر آفس گلشن حدید سے شایع کیا

حُسن ترتیب

درس قرآن (شب قدر) ــــ	مولانا نثار احمد چانڈیو طاہری	03
روزہ اور اس کے فضائل ـــــ	شیر دین طاہری	14
رمضان المبارک بابرکت مہینہ ــ	مولانا منور حسین چانگ	20
عید الفطر مع فضائل و مسائل ــ	ایم بلال احمد حبوی طاہری	23
روحانی طلبہ جماعت کیسے مستحکم ہو؟	مولانا محمد حسن اوٹھو طاہری	36
علمِ دین ـــــــــ	ماجدہ بنت گوہر شاہ	43
گلہائے رنگ رنگ ــــ	ادارہ	47
آپ کے خطوط ـــــــ	ادارہ	49
تنظیمی سرگرمیاں ـــــــ	ادارہ	50
انعامی مقابلہ ـــــــ	ادارہ	63

درس قرآن

شب قدر کی فضیلت واہمیت

تحریر: مولانا نثار احمد چانڈیو طاہری

قرآن مجید میں ارشاد ہے:

ترجمہ: بے شک ہم نے اس (قرآن) کو شب قدر میں نازل کیا ہے ° اور آپ کیا سمجھے کہ شب قدر کیا ہے؟ ° شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے °۔ (القدر 3-1)

لیلۃ القدر کے متعلق کچھ ایسی باتیں ہیں جس کی وضاحت کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔

لیلۃ القدر میں "قدر" کے معانی

اس رات کو لیلۃ القدر فرمانے کی وجہ یہ ہے کہ "قدر" کا معنیٰ عظمت اور شرف ہے۔ جیسے:

وما قدروا اللہ حق قدرہ (الانعام: 91)

3

انہوں نے اللہ کی ایسی قدر نہیں کی جیسی قدر کرنی چاہیے تھی، جیسے کہتے ہیں فلاں آدمی کی بہت قدر و منزلت ہے۔ زہری نے کہا کہ: اس رات میں عبادت کرنے کی بہت قدر و منزلت ہے اور اس کا بہت زیادہ اجر و ثواب ہے۔

ابو بکر وراق نے کہا کہ: جس شخص کی کوئی قدر و منزلت نہ ہو جب وہ اس رات کو عبادت کرتا ہے تو وہ بہت قدر اور عظمت والا ہو جاتا ہے۔ ایک قول یہ ہے کہ اس رات کو لیلۃ القدر اس لئے فرمایا ہے کہ اس رات میں بہت قدر و منزلت والی کتاب، بہت عظیم الشان رسول پر بہت عظمت والی امت کے لئے نازل کی گئی ہے۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ اس رات کو لیلۃ القدر اس لیے فرمایا گیا ہے کہ اس رات میں بہت قدر و منزلت والے فرشتے نازل ہوتے ہیں، ایک یہ قول ہے کہ اس رات میں اللہ تعالیٰ بہت خیر و برکت اور مغفرت نازل فرماتا ہے۔

خلیل نحوی نے کہا کہ: "قدر" کی معنیٰ تنگی بھی ہے جیسا کہ قرآن مجید کی اس آیت میں ہے:

ومن قدر علیه رزقه (سورۃ الطلاق:7)

"جس شخص پر اس کا رزق تنگ کر دیا گیا"۔

یعنی اس رات میں اتنی کثرت سے فرشتے نازل ہوتے ہیں کہ زمین ان سے تنگ ہو جاتی ہے۔ (حوالہ الجامع الاحکام القرآن جز20، ص116)

لیلۃ القدر کے فضائل

حضرت امام مالک بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے معتمد اہل علم سے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو سابقہ امتوں کی عمریں دکھائی گئیں تو آپ نے اپنی امت کی عمروں کو کم سمجھا اور یہ کہ وہ اتنے عمل نہ کر سکیں گے جتنے لمبی عمر والے لوگ کرتے تھے تو اللہ تبارک و تعالیٰ نے آپ کو لیلۃ القدر عطا کی جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔
(موطا امام مالک رقم الحدیث: 721، باب لیلۃ القدر)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جس شخص نے ایمان کی حالت میں ثواب کی نیت سے روزے رکھے اللہ تعالیٰ اس کے گزشتہ گناہوں کو معاف فرمادیتا ہے اور جس نے ایمان کی حالت میں ثواب کی نیت سے لیلۃ القدر میں قیام کیا تو اللہ سبحانہ و تعالیٰ اس کے گزشتہ گناہوں کو معاف فرمادیتا ہے۔(حوالہ: البخاری رقم الحدیث: 2014)

اس بابرکت رات کے عطا ہونے کا سب سے بڑا سبب یہ ہے کہ انسان دنیا میں آیا تو سہی لیکن ان کے سامنے کئی چیلنجز آتے ہیں مال، اولاد، شہوت، حرص، حسد، شہرت اور غربت کی وجہ سے ان کا تعلق اللہ تبارک و تعالیٰ سے منقطع ہو جاتا ہے جس کے باعث وہ کئی گناہوں اور تکالیف میں مبتلا ہو جاتا ہے پھر وہ مزید پریشان رہتا ہے، اللہ تعالیٰ کی صفت رحمان رحیم، غفور اور رؤف ہونے کی وجہ سے ان کو پریشانیوں میں گھیرنا نہیں چاہتا اور بار بار موقع عطا فرماتا ہے کہ میری عبادت کے ذریعے یہ بندگی والا رشتہ بحال رکھو اور اپنے گناہوں کی معافی طلب کرو تا کہ میں (اللہ) آپکو بخش دوں۔

لیلۃ القدر کو مخفی رکھنے کی حکمت

4

اللہ تعالیٰ نے بہت سی چیزوں کو اپنی حکمت سے مخفی رکھا ہے، اللہ تعالیٰ کس عبادت سے راضی ہوتا ہے اس کو بھی مخفی رکھا تا کہ تمام عبادات میں بندہ کوشش کرے اور کس گناہ سے ناراض ہوتا ہے اس کو بھی مخفی رکھا تاکہ بندہ ہر گناہ سے باز رہے اور ولی کی کوئی علامت مقرر نہیں کی اور اسے لوگوں کے درمیان مخفی رکھا تاکہ لوگ ولی کی شائبہ میں ہر انسان کی تعظیم کرے۔ قبولیت توبہ کو مخفی رکھا تاکہ بندہ مسلسل توبہ کرتے رہیں۔ موت اور قیامت کے وقت کو مخفی رکھا تا کہ بندے ہر ساعت میں گناہوں سے باز رہیں اور نیکی کی جدوجہد میں مصروف رہیں اس طرح لیلۃ القدر کو مخفی رکھنے کی حکمت یہ ہے کہ لوگ رمضان کی ہر رات کو لیلۃ القدر سمجھ کر اس کی تعظیم کریں اور اس کی ہر رات میں جاگ جاگ کر عبادت کریں۔

ہمارے نبی اکرم ﷺ ہر بات کو پہنچانتے تھے اور امام بخاری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ: امام ابن عیینہ نے کہا کہ قرآن مجید کی جس آیت میں کسی چیز کے متعلق فرمایا: **وما ادراک**، اس کا اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو علم دے دیا ہے اور اس سورۃ میں بھی **وما ادراک** کا لفظ ارشاد ہوا ہے۔ تو معلوم ہوتا ہے کہ **شب قدر** کو حضور اکرم ﷺ جانتے تھے لیکن اس کو مخفی رکھا تاکہ ہر رات میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کی جائے۔

ستائیسویں شب کے لیلۃ القدر ہونے کے دلائل

حضرت ابی بن کعب نے کہا کہ مجھے ابو المنذر نے بتایا کہ لیلۃ القدر رمضان کی ستائیسویں شب ہے، ہم نے پوچھا کہ اے ابو المنذر! آپ کو اس کا کیسے علم ہوا؟ انہوں نے جواب دیا کہ اس کی علامت ہے جس کی ہم کو نبی اکرم ﷺ نے خبر دی ہے اور ہم نے اس کو یاد رکھا اور اس کا شمار کیا۔ ابی بن کعب نے کہا تو وہ کیا علامت ہے؟ انہوں نے کہا کہ اس کی صبح کو سورج بغیر شعاؤں کے طلوع ہوتا ہے۔

(صحیح مسلم)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ عدد طاق ہے اور طاق اعداد میں سے سات کا عدد زیادہ پسندیدہ ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے سات زمینیں اور سات آسمان بنائے اور سات اعضاء پر سجدہ مشروط کیا، طواف کے لئے سات پھیرے مقرر کیے اور ہفتے کے سات دن بنائے۔ اور جب یہ ثابت ہو گیا کہ سات کا عدد زیادہ پسندیدہ ہے تو پھر یہ رات رمضان کے آخری عشرہ کی ساتویں رات ہونی چاہیے۔ **(واللہ اعلم)**

حضرت ابی بن کعب، امام احمد بن حنبل اور جمہور علماء کا یہ نظریہ ہے کہ لیلۃ القدر رمضان کی ستائیسویں شب ہے اور امام ابو حنیفہ اور بعض شوافع حضرات سے بھی یہی روایت ہے۔

لیلۃ القدر میں عبادت کا طریقہ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

من قام لیلۃ القدر ایمانا واحتسابا غفرلہ ماتقدم من ذنبہ۔

(حوالہ: البخاری رقم الحدیث: 2014)

"جس شخص نے شب قدر میں ایمان کے ساتھ اجر و ثواب کی نیت سے قیام کیا اس کے پچھلے (گزشتہ) گناہوں کو معاف کر دیا جائے گا۔"

مذکورہ حدیث کی روشنی میں لیلۃ القدر کی اصل عبادت قیامِ نماز ہے اس لیے اس رات میں زیادہ سے زیادہ نوافل پڑھنے اور توبہ و استغفار میں کوشش کرنی چاہیے۔ بندہ خشوع و خضوع سے نماز پڑھے۔ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے مقابلے میں اپنی کوتاہیوں، تقصیروں اور گناہوں کو یاد کر کے روئے اور گڑگڑا کر اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگے اور بار بار استغفار کرے۔

بعض صالحین نے اس بابرکت رات کی عبادت کے مخصوص طریقے بتائے ہیں۔ علامہ اسماعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ اس رات میں 20 رکعت لیلۃ القدر کی نیت سے پڑھنی چاہئے اور ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد **انا انزلنٰہ فی لیلۃ القدر** کی سورۃ پڑھے اور اس کے بعد 3 مرتبہ **قل ھواللہ احد** کی سورۃ پڑھے۔ اور اس رات میں تسبیح نماز کا اہتمام بھی کرنا چاہیے۔

لیلۃ القدر میں فرشتوں کا زمین پر نازل ہونا

امام فخر الدین محمد عمر رازی (متوفی 606ھ) فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اس رات میں فرشتے نازل ہوتے ہیں، اس آیت کے ظاہر کا تقاضا یہ ہے کہ تمام فرشتے نازل ہوتے ہیں بعض مفسرین نے کہا کہ وہ آسمانِ دنیا پر نازل ہوتے ہیں۔

لیکن اکثر مفسرین کا مختار یہ ہے کہ وہ زمین پر نازل ہوتے ہیں کیوں کہ بہت سی احادیث میں یہ وارد ہے کہ تمام ایام میں فرشتے مجالس ذکر حاضر ہوتے ہیں، پس عام ایام میں فرشتے زمین پر نازل ہوتے ہیں تو اس عظیم الشان رات میں بھی فرشتے بطریق اولیٰ زمین پر نازل ہوں گے۔

روح کے مصداق میں اقوال مفسرین

اس آیت میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا ہے:

اللہ تعالیٰ کے حکم سے فرشتے اور روح نازل ہوتے ہیں، روح کے متعلق حسبِ ذیل اقوال امام رازی نے ذکر کئے ہیں:

1) روح بہت بڑا فرشتہ ہے، وہ اتنا بڑا ہے کہ تمام آسمان اور زمینیں اس کے سامنے ایک لقمہ کی طرح ہیں۔

2) روح سے مراد مخصوص فرشتوں کی ایک جماعت ہے، جس کو عام فرشتے صرف لیلۃ القدر کو ہی دیکھ سکتے ہیں۔

6

3) وہ اللہ کی ایک خاص مخلوق ہے جو نہ فرشتوں کی جنس ہے نہ انسانوں کی جنس سے ہے، ہو سکتا ہے وہ اہل جنت کے خادم ہوں۔

4) اس سے مراد خاص رحمت ہے، کیوں کہ رحمت کو بھی روح فرمایا ہے، قرآن مجید میں ہے:

ولا تایئسوا من روح اللہ (یوسف: 87)

اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو۔

5) اس سے مراد بہت بزرگ اور مکرم فرشتہ ہے۔

6) ابو نجیح نے کہا:

اس سے مراد **کراما کاتبین** ہیں جو مومن کے نیک کام لکھتے ہیں اور برے کاموں کے ترک کرنے کو لکھتے ہیں۔

7) زیادہ صحیح یہ ہے کہ روح سے مراد حضرت جبرائیل علیہ السلام ہیں، ان کی خصوصیت کی وجہ سے ان کو عام فرشتوں سے الگ ذکر کیا گیا ہے۔

(تفسیر کبیر ج 11، ص 234، داراحیاء التراث العربی، بیروت، 1415ھ)

فرشتوں کو زمین پر نازل کرنے کی حکمتیں

فرشتوں کے زمین پر نزول کے بارے میں مفسرین نے یہ بھی لکھا ہے کہ وہ زمین پر انسانوں کی عبادات کو دیکھنے کے لئے آتے ہیں۔ امام رازی لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس سورۃ میں فرماتا ہے:

تنزل الملٰئکۃ والروح فیہا باذن ربہم

فرشتے اور جبریل امین اللہ تعالیٰ کی اجازت سے زمین پر نازل ہوتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ بشمول جبریل امین تمام فرشتے اللہ تعالیٰ سے زمین پر آنے کی پہلے اجازت طلب کرتے ہیں پھر اس کے بعد زمین پر اترتے ہیں اور یہ چیز انتہائی محبت پر دلالت کرتی ہے کیونکہ پہلے وہ ہماری طرف راغب اور مائل تھے اور ہم سے ملاقات کی تمنا کرتے تھے ۔ لیکن اجازت کے منتظر تھے اور جب اللہ تعالیٰ سے اجازت مل گئی تو قطار در قطار صف باندھے زمین پر اتر آئے۔

اگر یہ کہا جائے کہ ہمارے اس قدر گناہوں کے باوجود فرشتے ہم سے ملاقات کی تمنا کیوں کرتے ہیں؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ فرشتوں کو ہمارے گناہوں کا پتہ نہیں چلتا۔ کیوں کہ جب وہ لوحِ محفوظ کا مطالعہ کرتے ہیں تو مسلمانوں کی عبادات تفصیل کے ساتھ پڑھتے ہیں جب گناہوں پر پہنچتے ہیں تو لوحِ محفوظ پر پردہ ڈال دیا جاتا ہے اور اس وقت فرشتوں کی زبان سے بے اختیار یہ کلمات نکلتے ہیں:

سبحان ہے وہ ذات جس نے نیکیوں کو ظاہر کیا اور گناہوں کو چھپالیا۔

(تفسیر کبیر ج 11، ص 234، دار احیاء التراث العربی بیروت)

7 اگر یہ کہا جائے کہ فرشتے خود عبادات سے مالا مال ہیں۔ تسبیح، تقدیس اور تہلیل کے شائق ہیں، قیام، رکوع اور سجود کون سی عبادت ہے جو ان کی جھولی میں نہیں ہے، پھر انسانوں کی وہ کون سی عبادت ہے جسے دیکھنے کے شوق میں وہ انسانوں سے ملاقات کی تمنا کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے زمین پر اترنے کی اجازت طلب کرتے ہیں؟

اس کا جواب یہ ہے کہ کوئی شخص خود بھوکا رہ کر اپنا کھانا کسی اور ضرورت مند کو کھلا دے، یہ وہ نادر عبادت ہے جو فرشتوں میں نہیں ہوتی، گناہوں پر توبہ اور ندامت کے آنسو بہانا اور گڑ گڑانا، اللہ تعالیٰ سے معافی چاہنا، اپنی طبعی نیند چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کی یاد کے لئے رات کے پچھلے پہر اٹھنا اور خوف خدا سے ہچکیاں لے لے کر رونا، یہ وہ عبادت ہے جس کا فرشتوں کے ہاں کوئی تصور نہیں ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: گناہگاروں کی سسکیوں اور ہچکیوں کی آواز اللہ تعالیٰ کو تسبیح اور تہلیل کی آوازوں سے زیادہ پسند ہے، اس لئے فرشتے یاد خدا میں بہانے والے آنکھوں کے دیکھنے اور خوفِ خدا سے نکلنے والی آہوں کے سننے کے لئے زمین پر اترتے ہیں۔

امام رازی لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے کہ آخرت میں فرشتے مسلمانوں کی زیارت کریں گے اور آکر سلام عرض کریں گے۔

الملائکة یدخلون علیھم من کل باب سلام علیکم

فرشتے ہر دروازے سے ان کے پاس آئیں گے اور آکر سلام کریں گے اور لیلۃ القدر میں یہ ظاہر فرمایا کہ اگر تم میری عبادت میں مشغول ہو جاؤ تو آخرت تو الگ رہی، دنیا میں بھی فرشتے تمہاری زیارت کو آئیں گے اور آکر دنیا میں بھی تم کو سلام کریں گے۔ امام رازی نے دوسری وجہ یہ لکھی ہے کہ انسان کی عادت ہے کہ وہ علماء اور صالحین کے سامنے زیادہ اچھی اور زیادہ خشوع و خضوع سے عبادت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس رات فرشتوں کو بھیجتا ہے کہ اے انسانو! تم عبادت گزاروں کی مجلس میں زیادہ عبادت کرتے ہو، آؤ! اب ملائکہ کی مجلس میں خشوع و خضوع سے عبادت کرو۔

فرشتوں کا سلام

مفسرین لکھتے ہیں کہ شب قدر میں عبادت کرنے والے انسان کو جس وقت روح الامین آکر سلام کرتا ہے اور اس سے مصافحہ کرتا ہے تو اس پر خوفِ خدا کی ایک خاص کیفیت طاری ہوتی ہے، یادِ خدا سے آنکھوں میں آنسو آجاتے ہیں اور خشیت الٰہی سے بدن کے رونگھٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ امام رازی فرماتے ہیں کہ فرشتوں کا سلام کرنا سلامتی کا ضامن ہے، شب قدر کے عابدوں پر جب اس رات لاتعداد فرشتے آکر سلام کرتے ہیں تو کیونکر نہ یہ امید کی جائے کہ جہنم کی آگ ان پر سلامتی کا باغ بن جائے گی۔

روزہ اور اس کے فضائل

شیر دین طاہری

روزہ اسلام کے بنیادی ارکان میں سے ایک ہے۔ یہ ایک ایسی عبادت ہے جس کا اہتمام سیدنا حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر نبی آخر الزمان حضرت محمد ﷺ کے زمانہ مبارک تک انبیاء اور صلحاء کرتے ہوئے آئے ہیں اور اہل ایمان قیامت تک اس پر عمل پیرا رہیں گے۔ کیوں کہ روزہ کے ذریعے قرب الٰہی میسر آتا ہے اور روحِ مومن اس سے قوی ہوتی ہے۔ روزہ شہوت کو توڑنے اور تزکیہ نفس کرنے میں بڑا اہم کردار ادا کرتا ہے۔

روزہ کی فرضیت:

جب اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ مکہ معظمہ سے ہجرت فرما کر مدینہ شریف لے گئے تو مسلمانوں پر روزے فرض کئے گئے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے "اے ایمان والو! تم پر

روزے فرض کئے گئے جیسے کہ تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تاکہ تم

پرہیز گار بنو۔(سورۃ البقرہ 183)

9

روزے کا ثواب:

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا" انسان کے ہر نیک کا ثواب زیادہ کیا جاتا ہے اس طرح کہ ایک نیکی کا ثواب دس گنا ملتا ہے یہاں تک کہ سات سو گنا تک، اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ روزہ کا ثواب اس سے بھی بالاتر ہے۔ اس لئے کہ یہ صرف میرے لئے ہے اور میں ہی اس کی جزادوں گا۔ بے شک روزہ دار نے اپنی شہوت، کھانا، پینا، میری رضا کے لئے ترک کیا اور روزہ دار کے بارے میں اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا" اللہ تعالیٰ نے اس ماہ مبارک کے روزے فرض کئے، رات کا قیام (تراویح) سنت بنایا ہے اور جو شخص اس مہینے میں ایک نیکی کرے گا تو گویا اس نے فرض ادا کیا اور جس نے ایک فرض ادا کیا تو گویا اس نے ستر فرض ادا کئے۔(مشکوٰۃ شریف)

روزہ نہ رکھنے پر وعید:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا کہ جو کئی شخص بغیر کسی چھوٹ یا بیماری کے رمضان کا ایک روزہ بھی چھوڑ دے تو ساری عمر کے (نفلی) روزے بھی اس کی تلافی نہ کرسکیں گے۔(رواہ احمد)

روزہ کو توڑنے والی چیزیں:

جان بوجھ کر کھانے پینے یا جماع کرنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، اسی طرح جان بوجھ کر منہ بھر قے کرنے سے بھی روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

مکروہات روزہ:

مندرجہ ذیل صورتوں میں روزہ ٹوٹے گا نہیں بلکہ مکروہ ہو گا۔ تاہم مکروہات سے بھی بچنا چاہیے۔ بلا ضرورت کسی چیز کو چبانا، غسل فرض ہونے کے باوجود روزے کی حالت میں تمام دن ناپاک رہنا، قصداً قے کرنا، جھوٹ بولنا، چغلی کرنا، غیبت کرنا، بے ہودہ باتوں میں مشغول رہنا اور بد نگاہی کرنے سے بھی روزہ مکروہ ہو جاتا ہے۔

روزہ کے درجات:

حجۃ الاسلام امام غزالی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ روزے کے تین درجات ہیں۔

1: عام روزہ۔ عام روزہ تو یہی ہے کہ شکم اور شرم گاہ کے تقاضوں سے پرہیز کرے۔

2: خاص روزہ۔ خاص روزہ یہ ہے کہ کان، آنکھ،، زبان، ہاتھ، پاؤں اور دیگر اعضاء کو

گناہوں سے بچائے۔ یہ صالحین کا روزہ ہے، اس میں چھ باتوں کا اہتمام لازم ہے۔۔

10 1: آنکھ کی حفاظت، کہ آنکھ کو ہر مذموم و مکروہ اور اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل کرنے والی چیز سے بچائے۔ آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے کہ نظر شیطان کے تیروں میں ایک زہر میں بجھا ہوا تیر ہے۔ پس جس نے اللہ تعالیٰ کے خوف سے نظر بد کو ترک کر دیا، اللہ تعالیٰ اس کو ایسا ایمان نصیب فرمائے گا کہ اس کی حلاوت اپنے دل میں محسوس کرے گا۔ (رواہ الحاکم، جلد 4)

دوم

زبان کی حفاظت، کہ بیہودہ گوئی، جھوٹ، غیبت، چغل خوری، جھوٹی قسم، لڑائی اور جھگڑے سے اسے محفوظ رکھے۔ اسے خاموشی کا پابند بنائے اور ذکر تلاوت میں مشغول رکھے، یہ زبان کا روزہ ہے۔ آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے کہ: روزہ ڈھال ہے پس جب تم میں سے کسی کا روزہ ہو تو نہ کوئی بیہودہ بات کرے، نہ جہالت کا کوئی کرے اور اگر اس سے کوئی شخص لڑے یا جھگڑے یا اسے گالی دے تو کہہ دے کہ میرا روزہ ہے۔

سوم:

کان کی حفاظت۔ کہ حرام اور مکروہ چیزوں کے سننے سے پرہیز رکھے۔ کیونکہ جو بات زبان سے کہنا حرام ہے، اس کا سننا بھی حرام ہے۔

چہارم:

بقیہ اعضاء کی حفاظت، کہ ہاتھ پاؤں اور دیگر اعضاء کو حرام اور مکروہ کاموں سے محفوظ رکھے، افطار کے وقت پیٹ میں کوئی مشتبہ چیز نہ ڈالے، کیوں کہ اس کے کوئی معنٰی ہے کہ دن بھر تو حلال سے روزہ رکھا اور شام کو حرام چیز سے روزہ کھولا۔

پنجم:

افطار کے وقت حلال کھانا بھی اس قدر نہ کھائے کہ ناک تک آجائے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ پیٹ سے بدتر کوئی برتن نہیں جس کو آدمی بھرے۔ (رواہ احمد والترمذی) اور جب شام کو دن بھر کی ساری کسر پوری کرلی تو روزہ سے شیطان کو مغلوب کرنے اور نفس کو شہوانی قوت کو توڑنے کا مقصد کیوں کر حاصل ہو گا؟

ششم:

افطار کے وقت اس کی حالت خوف ورجا کے درمیان مضطرب رہے کہ نہ معلوم اس کا روزہ ہوا اور ماسوا اللہ سے اس کو بالکل ہی روک دیا جائے، البتی جو دنیا کہ دین کے لئے مقصود ہو تو دنیا ہی نہیں بلکہ توشہ آخرت ہے،۔ بہر حال ذکرِ الٰہی اور فکر آخرت کو چھوڑ کر دیگر امور میں قلب کے مشغول ہونے سے یہ روزہ ٹوٹ جاتا ہے

اربابِ قلوب کا قول ہے کہ دن کے وقت کاروبار کی اس واسطے فکر کرنا کہ شام کو افطاری مہیا ہو جائے، یہ بھی ایک درجے کی خطا ہے۔ گویا اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کے رزق موعود پر اس شخص کو وثوق اور اعتماد نہیں۔ یہ انبیاء، صدیقین اور مقربین کا روزہ ہے۔ (احیاء العلوم جلد 2)

مرشد مربی کی تبلیغی حرص:

ہمارے پیر و مرشد حضرت خواجہ محبوب سجن سائیں مدظلہ العالی یوں تو اپنے ہر خطاب میں تبلیغ دین کی نصیحت فرماتے ہیں لیکن رمضان شریف کے قریب آتے ہی آپ کا تبلیغی ذوق، شوق فزوں تر ہو جاتا ہے۔ اپنے تمام متعلقین کو ایام رمضان میں زیادہ سے زیادہ تبلیغ کرنے کا حکم فرماتے ہیں۔ حضرت کا فرمان سن کر آپ کے مریدین، متعلقین، اپنے اپنے علاقوں کے بازاروں، چوک، ہوٹلوں، دفاتر، آفس، ریلوے اسٹیشن، ریل گاڑیوں اور بسوں میں تبلیغ کر لئے نکل جاتے ہیں، اور رمضان شریف کے روزوں کے فضائل سنا کر اپنے مسلمان بھائیوں کو روزہ رکھنے کی ترغیب دیتے ہیں اور انہیں رمضان المبارک کا ادب و احترام کرنے کی ترغیب دیتے ہیں۔

رمضان المبارک بابرکت مہینہ

مولانا منور حسین چانگ طاہری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شہر رمضان الذی انزل فیہ القرآن ---

اللہ تبارک وتعالیٰ کے یہی کرم، حمد ار شکر ہے جس نے ہمیں ایک مرتبہ پھر رمضان المبارک کا بابرکت مہینہ عطافرمایا۔

امت مسلمہ کا اجماع ہے کہ رمضان المبارک تمام مہینوں سے افضل ہے۔ جس طرح حضرت یعقوب علیہ السلام کو اپنے بارہ بیٹوں میں سے حضرت سیدنا یوسف علیہ السلام زیادہ محبوب تھے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کو بارہ مہینوں میں سے سے سب سے زیادہ رمضان المبارک پسند ہے۔ (بستان الواعظین علامہ ابن جوزی)

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا: ترجمہ رمضان المبارک وہ

مقدس مہینہ ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کو نازل فرمایا۔

12 جو لوگوں کے لئے بھی ہدایت ہے اور ہدایت کے روشن دلیل ہے اور فیصلہ کرنے والے ہے۔

یہ وہ مقدس مہینہ ہے جس کی تیسری تاریخ کو سرکار دوعالم ﷺ کی پیاری لخت جگر نور نظر سیدۃ النساء حضرت فاطمہ کا وصال ہوا۔ سترہ تاریخ کو اسلام کی عظیم جنگ بدر کی مقام پر لڑی گئی۔ اسی ماہ میں اکیس تاریخ کو حضرت علی المرتضیٰ شیر خدا رضی اللہ عنہ منصب شہادت پر سرفراز ہوئے۔ اس مبارک مہینے میں حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کو صحیفے عطا فرمائے گئے۔ سیدنا داؤد علیہ السلام کو زبور عطا کی گئی، اسی مہینے میں سیدنا حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کو تورات عطا کی گئی۔ اسی مہینے میں حضرت عیسی روح اللہ کو انجیل عطا فرمائی گئی۔ اور حضور کائنات ﷺ کو اسی مہینے قرآن مجید نازل فرمایا گیا۔ اور پھر تیئیس برسوں کے عرصے میں حضور ﷺ پر نازل ہوا۔

بزرگان دین اور اولیاء کاملین کا یہ معمول ہوتا تھا کہ اسی بابرکت مہینے میں کثرت سے کلام پاک کی تلاوت کیا کرتے تھے، یہ ہی وہ مبارک اور مقدس مہینہ ہے جس میں ایک ایسی رات بھی آتی ہے جس میں عبادت کرنے پر ہزاروں سال عبادت کا اجر وثواب ملتا ہے، شب قدر جن کے بارے میں کہا گیا ہے کہ اسے رمضان

المبارک کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کیا جائے، اسے اس لئے بھی مخفی رکھا گیا ہے تاکہ عبادت کے لئے کوئی ایک دن مخصوص نہ ہو، بخاری شریف کی حدیث ہے کہ: جب رمضان المبارک آتا ہے تو آسمان کے دروازے کھول دئے جاتے ہیں

اور ایک روایت میں کہ جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کئے جاتے ہیں اور شیاطین کو زنجیروں میں جکڑ کر قید کیا جاتا ہے اور ایک اور روایت کے مطابق رحمت کے دروازے کھول دئے جاتے ہیں۔

مذکورہ حدیث سے ثابت ہوا کہ رمضان المبارک مہینہ میں رحمت، برکت اور جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔ گویا خوش نصیبوں کو اعمال صالحہ کے لئے کمربستہ ہونا چاہیے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس بابرکت مہینے رمضان المبارک میں روزہ رکھنے اور ان کا احترام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

عید الفطر مع فضائل و مسائل

ایم بلال احمد حبوی طاہری

زندگی نام ہی دُکھ سکھ کا ہے جب تک روح قفس عنصری میں مقسم ہے انسان ان دو حالتوں سے دوچار ہوتا رہتا ہے پھر ہر نفس پر ان کیفیات کا ورود مختلف کمیت کے ساتھ ہوتا ہے کسی کو دکھ زیادہ تو سکھ کم اور کسی کو اس کے برعکس، مگر مشاہدہ ایک امر پر آج بھی متصدق ہے کہ خوشیوں کے انبھار کے بعد غم کی ہلکی سی چنگاری آجائے تو مسرور لحات کو یوں جلادیتی ہے جیسے کچھ تھا ہی نہیں اور عکساً دکھوں کے تسلسل کے بعد اگر خوشی کا ایک جھونکا بھی چھو جائے تو غموں کو یوں ملیامیٹ کرجاتا ہے گویا دکھ کبھی کوچہء دل سے گزرے ہی نہیں اور یہ استراحتِ قلیلہ ان ہزاروں مسرتوں سے بہتر ہے جن کے بعد رنج والم لاحق ہوتا ہے۔

اسلام کی مقررہ دو عیدوں کا فلسفہ بھی کچھ اسی عنوان کے زیرِ سایہ ہے چنانچہ ماہِ صیام کی مشقت وریاضت جو کہ تصورِ فطرت ہے کی تکمیل پر عید الفطر کی صورت میں ایسا

ھدیہ ءمسرت عطا کیا جاتا ہے جو تیس ایام کے مجاھدے کو نسیا منسیا کردیتا ہے بلکہ تمنائے شہید کی مثل دوبارہ تکالیف کے ارتکاب کی آرزو کرتا ہے، دوسری عیدِ سعید حج کے ایام کے تکمیل پر عطا کی جاتی ہے، در حقیقت اس دن کی مسرّت ان لوگوں پر سونے پہ سہاگہ ہوتی ہے جو طوافِ کعبہ، سعوِ جبلین، سفر منیٰ و مزدلفہ وغیرھا کی مشقتیں جھیلتے ہیں پھر ان محدود محبانِ خدا کے تصدق سے عالم اسلام پر چھما چھم مسرتوں کی برسات برسائی جاتی ہے۔

اس یومِ یادگار کی اصل کا بھی پس منظر کچھ یوں کہ جب زوجہ ءخلیل کے ممتا سے لبریز دل میں اپنے لختِ جگر کی تکلیف کا ایک سیلاب رواں ہوا جسنے انہیں صفا و مروہ کے مابین دوڑنے پر آمادہ کیا مگر جب زم زم کی بوندوں کا استقبال ہوا تو سب آلام و فکرات مسافر کی طرح کوچ کر گئے۔ پھر میدانِ منیٰ کی وہ گھڑیاں زیرِ تصور لائیں کہ کس کیفیت میں ننھے اسماعیل کو لے جایا جارہا تھا، شففقتِ پدری میں جو طوفانِ غم بپا تھا اگرچہ اس کو محبت و تسلیم نے روک رکھا تھا مگر اپنے ہی ہاتھوں سے اپنا کلیجہ کون نکالتا ہے؟ لیکن جب ذبیحہ پر نظر پڑی تو اس لمحہ ءمسرت نے جمیع دکھوں کو دھوڈالا، بہرحال حقیقی خوشی اسی امر کی تقاضا کرتی ہے کہ ڈھیر سارے غموں کے بعد اس کو مدعو کیا جائے پھر چاہے وہ پل بھر کی مہمان ہو یا اقامتِ مستقلہ کی متقاضی ۔تب ہی تو اہلِ ایمان کے لئے حیاتِ دنیوی کو قید خانہ سے تشبیہ دی گئی تاکہ اس کی آخرت خوشیوں کی آغوش میں گزرے۔

عید اور اس کی تاریخی جھلک

عید کا لفظ عَوْد سے ماخذ ہے عین کی زیر کی بناء پر واؤ کو یا میں تبدیل کر کے عید بمعنی لوٹنا، واپس آنا بنایا گیا اور اس مفہوم کے مطابق عید کو عید اس لئے کہا جاتا ہے کہ یہ لوٹ لوٹ کر آتی ہے، اعادہ (دہرائی) بھی اسی سے مشتق ہے یوم جمعہ بھی بار بار آنیکی بناء پر عید قرار دیا گیا ہے جبکہ اصطلاحًا یہ خوشی و مسرت کے زمرے تخصیص کے طور پر مستعمل ہے۔

ہر قوم و مذہب میں عید کا تصور رہا ہے سابقہ امتیں مثلاً امتِ سیدنا آدم علیہ السلام اس دن کو بطور عید مناتی جس روز ابو البشر کے لئے باب انابت کھلا تھا، حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قوم نارِ نمرود سے نجات پانے والے دن کو عید کے طور پر مناتی رہی، قوم یونس علیہ السلام جس روز شکم ماہی سے آپ کو براءت ملی تھی، اس یوم کو عید کرتے تھے، سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے ماننے والے یومِ نزولِ مائدہ کو عید مناتے تھے، سیدنا موسیٰ علیہ السلام کے امتی قوم فرعون سے چھٹکارے کے دن کو یوم عید کے طور پر مناتے رہے۔ الغرض! ہر ملت میں تصورِ عید مسلّم رہا اور رہے گا اور جب سرکار دو عالم مدینہ منورہ تشریف فرما ہوئے تو اس وقت اہل یثرب میں نوروز اور ہر گان کے ناموں سے موسوم دو عیدوں کا لعب ولہو کے طریق پر بڑے شوق و ذوق سے اہتمام ہوتا تھا مگر اسلام میں تصورِ عید کی جتنی شگفتگی ہے کسی اور مذہب میں وہ پاکیزگی مفقود نظر آتی ہے۔

15

فضائلِ عید

صیامِ رمضان اور عبادت و ریاضت کے عوض رب کعبہ اپنے بندوں کو عید الفطر کی خوشیاں عنایت کرتا ہے اس روز اپنے مقرب ملائکہ سے خطاب کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ: اے فرشتو! اس مزدور کا کیا صلہ ہو گا جو اپنی مزدوری (محبت، و دیانت سے) کمال تک پہنچاتا ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: یارب العالمین! اس کو اپنی مزدوری کا پورا معاوضہ عطا کیا جائے گا فرماتا ہے:

اے فرشتو! تم گواہ رہنا میں نے انہیں اپنی رضامندی و مغفرت سے نوازدیا جنہوں نے رمضان کے روزے رکھے، نماز تراویح ادا کی، خلوتِ اعتکاف کو اپنایا اور پھر آج صلوٰۃِ عید کے شوق میں تکبیر و کلماتِ طیبہ کا ورد کرتے ہوئے عید گاہوں کی طرف رواں ہیں، مجھے اپنی عزو جلال کی قسم! آج میں ان کی خطاؤں و لغزشوں کو درگزر فرمادوں گا اور ان کے حق میں ان کی مرغوب دعاؤں کو شرفِ قبولیت عطا کروں گا۔

نیز مرقوم ہے کہ بروز عید الفطر فرشتے راستے کے دہانوں کے طرف کھڑے ہو جاتے ہیں، فراغتِ نماز کے بعد جب لوگ واپس گھروں کا رخ کرتے ہیں تو رب کائنات ان سے مخاطب ہو کر فرماتا ہے: بندو! آجاؤ میں نے تمہیں بخش دیا اور

تمہاری بدیوں کو نیکیوں میں بدل دیا، یہ اعلانِ عفویت عام کیا جاتا ہے جبکہ فرشتے پکار پکار کر کہتے ہیں:

اے مسلمانو! تم راہِ فلاح پر ہو، اس کی رحمت کا رُخ کرو جس نے تمہیں قیام اللیل کا امر فرمایا اور تم اطاعت کرتے ہوئے حق بجالائے اب اس کے انعام کو آگے بڑھو۔ (نیٹ سے اقتباس)

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ رب العزت یومِ فطر کو زمین پر اپنی نگاہِ رحمت فرماتے ہیں تمہیں چاہیے کہ تم اس روز باہر نکلو تاکہ اس کی رحمت سے مستفید ہو سکو۔

نیز عید کے باطنی مفہوم کی طرف اشارہ کرتے ہوئے سیدنا علی المرتضیٰ شیر خدا رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہماری عید تو ہر اس روز ہے جس دن گناہ و لغزش کے ارتکاب سے عصمت ملے۔

اور حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں:

اہلِ روح و ایماں کی پانچ عیدیں ہیں:

1۔ جس دن وہ معصیت سے محفوظ رہا۔

2۔ جس روز وہ سلامتیء ایمان سے رخصت ہوا۔

3۔ جس دن صراط سے بخیریت گزر گیا۔

4۔ جس روز لقائے باری سے مشرف کیا گیا۔

5۔ جس دن داخلِ خُلد کیا گیا۔

دوسرے مقام پر مذکورہ راوی ہی ارشاد فرماتے ہیں: جو شخص حصولِ ثواب کی نیت سے (اطاعت وبندگی میں) لیلۃ العید بیدار رہا، جس دن لوگوں کے قلوب مردہ ہو جائیں گے ربِ قدیر اس کے دل کو زندگی بخشے گا۔ (یعنی بروزِ حساب اطمینانِ قلب عطا کیا جائے گا) نیٹ سے ماخوذ)

16

عید اور ادائے مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

کان رسول اللہ یغتسل یوم الفطر ویوم الاضحیٰ (ابن ماجہ)

یعنی رسول اکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فطر واضحیٰ کے دنوں میں غسل فرماتے۔ نیز خوشبو لگاتے اور صاف کپڑے پہنتے۔ ایک روایت کے مطابق آقا علیہ السلام کے ہاں فنک یا اون کا ایک جبہ تھا جسے آپ بموقع عیدین زیب تن فرماتے اور یہ امور اس حکمت کی طرف متلمح ہیں کہ یومِ عید اجتماع واژدہام کا دن ہوتا ہے، تغسیل و تطییب اور تلبیسِ جیّدہ آئے ہوئے لوگوں کے لئے بدبو وتکلیف وغیرہ سے مانع ہیں۔

اور حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

ان النبی لا یغد ویوم الفطر حتی یاکل تمرات ویاکلھن وترا۔ (بخاری ومسلم)

یعنی آقا علیہ السلام ﷺ یوم فطر ہر گز باہر تشریف نہ لاتے، یہاں تک کہ کھجوریں نہ کھالیتے اور کھجوروں کو ہمیشہ طاق میں تناول فرماتے۔ یعنی تین کھاتے یا پھر پانچ یا سات۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ بیان فرماتے ہیں:

من السنة ان تخرج الی العید ماشیا (ترمذی)

یعنی نمازِ عید کے لئے مسجد کی طرف پیدل مسافت سنتِ رسول ﷺ سے ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ عید کے روز راستے بدل کر آتے جاتے یعنی مسجد کی طرف ایک راہ سے آئے تو گھر کی سمت دوسرے رستہ سے لوٹے۔ (بخاری)

اور امام ترمذی نے اس حدیث کو نقل فرمایا کہ:

ان النبی خرج یوم الفطر فصلی رکعتین ثم لم یصل قبلها ولا بعدها۔

یعنی حبیبِ کبریا ﷺ نے عید کے روز نمازِ عید کی دو رکعتوں کے سوائے نہ پہلے کچھ نفل وغیرہ پڑھا اور نہ اس کے بعد کچھ ادا فرمایا۔

17

مسائلِ عید

• حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

قدم رسول اللہ المدینة ولا هل المدینة یومان یلعبون فیهما فی الجاهلیة فقال رسول اللہ قدمت علیکم ولکم یومان تلعبون فیهما فی الجاهلیة وقد ابدالکم اللہ خیرا منهما یوم النحر ویوم الفطر۔

یعنی سرکارِ دوعالم ﷺ جب مدینہ تشریف آور ہوئے تو اس وقت اہلِ مدینہ کے لئے عید کے دو ایام متعین تھے جن میں وہ زمانہ جاہلیت سے کھیل تماشا کرتے تھے پھر سرورِ کائنات ﷺ نے فرمایا: اب میں تمہارے درمیان آگیا ہوں، زمانہ جاہلیت میں جن تہواروں کو تم کھیل کود میں گزارتے تھے ان کے عوض اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دو ایام بطور عید مقرر فرمادیے ہیں۔

• نمازِ عیدین وجوب کے درجہ پر ہیں، بعض نے **ولتکبروا اللہ علیٰ ما هداکم** کے کلمات سے ثبوتِ وجوب اخذ کیا ہے جبکہ ہم احناف کا استدلال یہ

ہے کہ آقا علیہ السلام کی مدنی زندگی میں عیدین کی ہمیشہ پابندی نظر آئی اور آپ کی طرف سے کسی بھی عمل پر مواظبت (ہمیشگی) مع عدم ترک اس کے وجوب پر مستدل ہے۔

- نمازِ عید ہر اُس شخص پر واجب ہے جس پر جمعہ واجب ہے۔
- نمازِ عید کا وقت ارتفاعِ شمس (جو نیزے یا دو کے اندازے پر ہو) سے زوالِ آفتاب تک ہے۔
- نمازِ عید سے قبل عید گاہ میں کوئی نفل ادا نہ کیا جائے گا۔
- نمازِ عید کے لئے مسجد کی طرف بغیر سواری کے خروج افضل ہے۔
- نمازِ عید کے لئے آنے جانے کے راستے کو متفرق رکھنا مسنون ہے۔
- جمہور کا اتفاق ہے کہ عیدین کے لئے اذان و اقامت نہ کہی جائے گی جبکہ مطلقا نفسِ اعلامیہ کی ممانعت نہیں جیسا کہ نمازِ تسبیح، صلوٰۃِ کسوف و استسقاء وغیرہا کیلئے اعلان و ندا دی جاتی ہے۔
- ائمہ اربعہ کا اس امر پر اتفاق ہے کہ نمازِ جمعہ کے برعکس عیدین کا خطبہ فراغتِ نماز کے بعد مسنون ہے۔
- ہم احناف کے ہاں تکبیرات زائدہ چھ ہیں، تین پہلی رکعت میں قراءت سے قبل اور تین دوسری رکعت میں بعد از قرات کہی جائیں گی۔

- جمہور کے ہاں شابہ (نوجوان مستورات) کو جمعہ و عیدین کیلئے بسبب فتنہ خروج کی اجازت نہیں جبکہ عجائز (بوڑھی خواتین) کیلئے حرج نہیں لیکن عصر حاضر میں ان کا بھی عدم خروج افضل ہے۔

18

اگر ایک ہی دن میں جمعہ و عید جمع ہو جائیں تو دونوں کو وقت پر ادا کیا جائے گا، اس مسئلہ کی تصریح اس لئے قابلِ ذکر ہے کہ بعض اس حالت میں ایک نماز کے اسقاط کے قائل ہیں۔

فضائل صدقہ فطر

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آقا علیہ السلام نے فرمایا: تم اپنے روزوں کا صدقہ ءفطر ادا کیا کرو، نیز بیان کرتے ہیں کہ آقا علیہ السلام نے روزہ دار کو فحش و بے ہودہ امر سے اجتناب کی خاطر صدقہ ءفطر کو لازم فرمایا ہے تاکہ یہ اللہ کے مہمانوں (فقراء و مساکین) کا مصرف بن جائے اور جو صدقہ ءفطر قبل از صلوٰۃ ادا کرے گا تو یہ بارگاہِ خداوند میں مرغوب و مقبول ہو گا اور جو نماز کے بعد دے گا تو دیگر صدقاتِ عامہ کی مثل ثواب کا حقدار ہو گا۔

(الترغیب والترہیب)

ایک مقام پر سید الانبیاء علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: رمضان کے روزے ارض و سماء کے درمیان معلق (لٹکے) رہتے ہیں آسمان کی طرف ان کی پروازِ قبولیت

ساکت ہو جاتی ہے یہاں تک کہ روزہ دار اپنا صدقہ ءفطر ادا کرتا ہے تب وہ بارگاہِ بے نیاز تک رسائی کر لیتے ہیں۔

مسائل صدقہ فطر

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

- امرنا رسول اللّٰہ یوم الفطر ان نودیھا قبل خروج الناس الی الصلٰوۃ (ترمذی)

یعنی رسول اکرم ﷺ نے عید الفطر کے روز لوگوں کے ساتھ نمازِ عید کی ادائیگی سے قبل صدقہ ءفطر ادا کرنے کا حکم فرمایا۔ اور خود ہادیء امم ﷺ کا بھی یہی معمول تھا کہ عید سے ایک دو دن پہلے ہی اپنا صدقہ فطر حوالے فرما دیتے اور اس امر کی حکمت و مصلحت کی عقل بھی تائید کرتی ہے کہ جو غرباء و مساکین ہیں وہ بھی دیگر مسلم عوام کے ساتھ یومِ مسرت کی خوشیوں میں مشترک ہو سکیں اور دستِ سوال دراز کرنے سے محفوظ رہ سکیں اور دیگر مسلمانوں کی طرح صبح سے ہی عید کی تیاریوں میں مشغول رہیں۔ اسی عنوان کے پیشِ نظر تاجدار کائنات ﷺ نے فرمایا:

اغنوھم عن المسالۃ فی ھٰذاالیوم۔

یعنی ان (غرباء وفقراء) کو یومِ عید سوال کرنے سے مستغنی رکھو۔ اور یہ سب تب ممکن ہو گا جب صدقہ ءفطر عید سے قبل ادا کیا جائے گا۔

- صدقہ ءفطر ہر مسلمان مرد و عورت، صغیر و کبیر اور غلام و آزاد سب پر لازم ہے۔
- صدقہ ءفطر کے وہی مستحق ہیں جو زکوٰۃ لینے کے حقدار ہیں۔

کسی ایک مسکین کو کثیر لوگوں کا فطرانہ اور کثیر مساکین کو ایک شخص کا فطرہ دیا جائے جائز ہے۔

- صدقہ ءفطر کی مقدار ایک صاع ہے اور ہمارے ہاں اس کا وزن ساڑھے تین سیر ہے اور چار چیزیں صدقہ فطر میں مسنون و معیار قرار دی گئی ہیں: گندم، جوّ، چھوہارے اور کشمش۔ گندم نصف صاع جبکہ باقی تینوں ایک کامل صاع ادا کیا جائے گا بلکہ مذکورہ اجناس کی مقدار کا آٹا یا زیرہ وغیرہ بھی بنا کر دیا جائے تو کوئی حرج نہیں البتہ مفتی بہ قول کے مطابق محتاجین کی ضرورت و سہولت کی پیش نظر اور اپنے اختیاری مصرفِ ضروریہ کے سبب قیمت کی ادائیگی افضل ترین ہے۔
- صدقہ ءفطر کی افضل ادائیگی نماز سے قبل ہے لیکن اگر غریب رشتہ دار دور ہیں اور ان تک رسائی تعجیلا ممکن نہیں تو بعد از صلوٰۃ العید بھی ادا کر سکتا ہے مگر وہ کثرتِ تاخیر سے حتی الامکان گریز کریگا۔
- بیوی اور اولادِ کبیرہ کا صدقہ فطر شوہر اور اس کے باپ پر لازم نہیں اگر استحسانا

دے تو کوئی حرج نہیں۔

- غریب رشتہ داروں کے بعد غریب الوطن (پردیسی) لوگوں کے مقابلہ میں زیادہ حقدار ہیں۔
- چونکہ صدقہ ءفطر کی ادائیگی عید کی صبح صادق نمودار ہونے پر موقوف ہے پس اگر شبِ عید کسی بچہ کی ولادت ہوئی تو اس کا صدقہ ءفطر واجب ہو جائے گا اور اس کے برعکس اگر کوئی اس رات وفات پا گیا تو فطرانہ ساقط ہو جائے گا اسی طرح کوئی چاند رات کو دائرہ اسلام میں داخل ہوا اس پر فطرہ واجب ہے۔
- روزے کے عوض فطرانہ وہی ادا کر سکتا ہے جس کو مرضِ دائم لاحق ہو جائے اور صحت کا امکان نظر نہ آئے یا ایسا ضعیف العمر جس میں استطاعتِ صوم باقی نہ رہی ہو ان کے علاوہ کو رخصت نہیں۔
- مریض دائم اور پیر سن (مذکورہ) روزوں کے عوض فطرانہ دینے کے باوجود اپنا صدقہ ءفطر ادا کرینگے۔
- اگر بیماری یا سفر یا عورت حاملہ یا مریضہ ہونے کی وجہ سے کوئی روزے نہ بھی رکھ سکا مگر صدقہ ءفطر کی ادائیگی کا لزوم ساقط نہ ہو گا۔
- صدقہ ءفطر کسی پر واجب تھا وہ وفات پا گیا اب اس کے ورثاء کی اجازت کے بغیر اس کے مال سے ادائیگی نہ کی جائے گی۔
- کسی نے مرنے سے قبل وصیت کی تو اب اس کے مال کے تہائی حصہ سے صدقہ ءفطر ادا کیا جائے گا۔

روحانی طلبہ جماعت کیسے مستحکم ہو؟

خلیفہ محمد حسن اوٹھو طاہری

جماعت اصلاح المسلمین، جماعت اساتذہ روحانیہ پاکستان کے سابق ناظم اعلیٰ اور جنرل سیکرٹری، انسٹرکٹر اسلامیات (ر) جی وی آئی بوائز نواب شاہ

سندھ کے مشہور و معروف بزرگ صاحب فیض و فضیلت رہبر شریعت پیر طریقت حضرت الحاج اللہ بخش نقشبندی مجددی غفاری علیہ الرحمۃ نے 5 اکتوبر 1975ء کو اسلام کی یہ عالمگیر اصلاحی روحانی قوم کے متاع عزیز، مسلم نوجوانوں کی تنظیم روحانی طلبہ جماعت پاکستان کا قیام عمل میں لایا۔ جسے آج آپ کے لخت جگر یکتائے گوہر، عالم بے بدل حضرت علامہ مولانا محمد طاہر نقشبندی مجددی بخشی اپنی سرپرستی میں پروان چڑھارہے ہیں۔

مستقبل میں قوم کے متاعِ عزیز مسلم نوجوانوں کے ہاتھوں میں قوم کی قیادت ہوگی ان کے کردار کو اعلیٰ معیار پر لانے اور ان کی تمام تر صلاحیتیں اور قوتیں اسلام کی سربلندی، اشاعت و ترقی و ترویج اور تعمیری کاموں میں صرف کرنے کی

کوشش کر رہے ہیں۔

الحمدللہ! آپ کے فیوض وبرکات نے امتِ مسلمہ خصوصاً طلبہ میں دینِ اسلام کی سچی لگن، طریقہ عالیہ نقشبندیہ طاہریہ کی اشاعت، خدمتِ خلق کا جذبہ، اتحاد، ایثار اور روحانیت پیدا کر کے طلبہ کی کثیر تعداد کا دھارا موڑ دیا ہے مگر موجودہ دور میں روحانی طلباء جماعت کو مزید مستحکم کرنے کی اشد ضرورت ہے روحانی طلبہ جماعت پاکستان (رجسٹرڈ) جسے اپنا ایک آئین یعنی دستور العمل اور امتیازی خصوصیات کثرت سے حاصل ہیں۔

21

اسکولوں، کالجز اور یونیورسٹیز کے مسلم طلبہ جو کثیر تعداد میں لادینی افکار اور مادیت پرستی کو چھوڑ کر اسلامی تعلیمات کے آئینہ دار اور روحانیت کو حاصل کرنے کے ساتھ سائنس و ٹیکنالوجی کی تعلیم میں بھی نمایاں کامیابیاں حاصل کر رہے ہیں، اللہ تعالیٰ کی امداد اور بزرگوں کی نظر کرم ان کے شامل حال ہے سوہنا سائیں علیہ الرحمۃ اکثر فرمایا کرتے تھے:

خدا ساتھی ہے ان کا جو خدا کا کام کرتے ہیں

اطاعت پیغمبر کی دل سے صبح وشام کرتے ہیں

موجودہ دور کی الیکٹرانک میڈیا کے منفی اثرات اور روشن خیالی سے بچتے ہوئے قول و فعل میں کسی تضاد کے بغیر اسلامی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کے لئے روحانی طلبہ جماعت کے سرپرست اعلیٰ حضور قبلہ عالم **سجن سائیں** مدظلہ العالی کی

حقیقی محبت اور فرمانبرداری ہی روحانی طلبہ کو مستحکم کرسکتی ہے۔اس کے لئے ضروری ہے کہ روحانی طلبہ جماعت کے دستورالعمل ، امتیازی خصوصیات اور دیگر تعارفی لٹریچر کا غور سے مطالعہ کیا جائے جس سے ہماری تنظیمی اور تبلیغی معلومات میں اضافہ ہوگا۔فقط مادیت پرستی سے یا مصلحت کی خاطر غیروں کی تقلید کرنے سے کامیابی حاصل کرنا مشکل بلکہ محال ہے۔

مذکورہ بالا اصول کے مد نظر میرے حضرت نے طلبہ کی علحدہ تنظیم قائم کی جس نے اپنی تعلیم کے ساتھ بزرگوں کے فیوض و برکات ، باطنی فیض بھی حاصل کرکے تھوڑے ہی عرصہ میں اپنے تعلیمی میدان کو فتح کیا اب معاشرہ کا ہر فرد انہیں عزت کی نگاہ سے دیکھنے لگا، معاشرہ میں انہیں اچھا مقام حاصل ہوا۔ علامہ اقبالؒ نے سچ کہا کہ:

درس میں نہ ہو شامل نورِ فیضانِ نظر جب تک
فقط تدریس کر سکتی نہیں اہلِ نظر پیدا

روحانی طلبہ جماعت کو مستحکم کرنے کے لئے روحانی طلبہ جماعت کی ماضی کی محنت کا طریقہ کار اور حضور قبلہ عالم سجن سائیں مدظلہ العالی کا نوجوانوں کے نام پیغام، جو روحانی طلبہ جماعت کی امتیازی خصوصیات کے کتابچہ میں موجود جو دوسری بار نومبر 1996ء میں شایع ہوا وہ کافی ہے۔

22

ہمارا مقصود و مطلوب

آج کل سینکڑوں تنظیمیں میدانِ عمل میں مصروف کار نظر آتی ہیں۔ یہ تنظیمیں مختلف مقاصد مثلاً: سیاسی، سماجی، مادی اور دینی فوائد کے لئے قائم کی جاتی ہیں اور کچھ لوگ تو محض شہرت کی خاطر اور پروپیگنڈے کے لئے کاغذی تنظیمیں بنا لیتے ہیں۔ تنظیم کی ممبر شپ یا تنظیم بنانے کے مقصد سے واقفیت اور محبت پیدا کئے بغیر کامیابی حاصل کرنا مشکل بلکہ ناممکن ہے۔ کیا ہمارا مقصد محض تنظیم سازی ہے یا کچھ اور۔ آئیں اس سوال پر غور کریں۔ انسان کو جب بھوک لگتی ہے تو وہ بھوک مٹانے کے لئے سب سے پہلے آگ جلاتا ہے بعد میں کچھ اور کرتا ہے، کیا فقط آگ جلانے سے کسی انسان کی بھوک مٹ جائے گی؟ کبھی بھی نہیں بلکہ آگ جلانا تو ایک ذریعہ ہے روٹی پکانے کا اور روٹی ہی میں یہ صلاحیت ہے کہ وہ انسان کی بھوک مٹا سکتی ہے۔ اس مثال سے معلوم ہوا کہ روٹی پکانا ہی مقصود بذاتہ (مقصود) اور آگ جلانا مقصود لغیرہ (ذریعہ) ہے۔ اسی طرح نماز کے لئے وضو کی مثال ہے۔ اصل مقصود وضو سے نماز ادا کرنے کی صلاحیت حاصل کرنا ہے اور وضو اصل مقصد حاصل کرنے کا ذریعہ ہے حالانکہ شریعت کے اعتبار سے دونوں فرض ہیں۔

دوستو! اسی طرح آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ تنظیم سازی ہمارا مقصود نہیں ہے بلکہ اصل مقصد حاصل کرنے کا ذریعہ اور وسیلہ ہے۔ ہمارا اصل مقصد اللہ

تعالیٰ اور اللہ کے پیارے رسول مقبول ﷺ کی رضا، دین اسلام کی خدمت اور اسلام کی سربلندی کے ذریعے سے ہی حاصل کی جاسکتی ہے اور دینِ اسلام کی خدمت تنظیم سازی کر کے زیادہ بہتر انداز میں کی جاسکتی ہے۔

اسی مقصد کے پیش نظر ہمارے مرشد مربی مہربان نوراللہ مرقدہ (حضرت سوہنا سائیں علیہ الرحمۃ) نے روحانی طلبہ جماعت کی بنیاد ڈالی۔ الحمدللہ! قلیل وقت میں ہی اس تنظیم کے انقلابی نتائج ظاہر ہوئے۔ آپ کی اعلیٰ تربیت اور فیضانِ نظر سے نوجوانوں کا ایک ایسا گروہ تیار ہوگیا جو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے رنگ میں رنگا نظر آتا ہے جو اپنے نفس کی اصلاح کے ساتھ ساتھ دینِ متین کی تبلیغ کے لئے ہر دم کوشاں ہے۔ یہ نوجوان مسلمان بھائیوں کے باہمی اختلاف، شکوہ و شکایت اور گلہ غیبت سے دور رہتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے ذکر اور تبلیغ دین میں مصروف رہتے ہیں۔

نہ ہم شکوہ کرتے ہیں نہ ہم فریاد کرتے ہیں
خدا کا شکر کرتے ہیں خدا کو یاد کرتے ہیں

اس تنظیم کا مدعا محض کثیر ممبر بنانا، زیادہ برانچیں قائم کرنا یا صرف اخباری بیان جاری کرنا نہیں بلکہ جملہ ممبران کے قلوب کو اللہ تعالیٰ کی محبت کا مرکز بنانا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے عارف و کامل بندے اور حضور نبی کریم ﷺ کا عاشقِ صادق اور متبع سنت بنانا ہے۔ اے نوجوانو! بیدار ہو جایئے! آگے بڑھیے، روحانی طلبہ جماعت سے تعاون کیجئے۔ قدم بڑھایئے۔

اللہ تعالیٰ کی محبت و معرفت کی طرف!

حضور ﷺ کی سنت کی طرف!

ذاکرین و صالحین کی محبت و صحبت کی طرف!

دین اسلام کی سر فرازی کی طرف!

اللہ تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر رہے

اٹھ باندھ کمر کیوں ڈرتا ہے پھر دیکھ خدا کیا کرتا ہے

جب بندہ ہمت کرتا ہے تو بگڑا کام سنورتا ہے۔

اسی طرح ماضی کے مطابق تمام تعلیمی اداروں کے طلبہ و اساتذہ سے رابطہ اور تنظیمی یونٹس کے قیام کے لئے کوشش کرنے، تربیتی نشستیں قائم کرنے اور تقریری و معلوماتی مقابلے منعقد کرنے سے روحانی طلبہ جماعت مستحکم ہو گی۔

قارئین حضرات نے اس بات کو ضرور محسوس کیا ہو گا کہ تنظیم کے پرانے کارکنوں سے یا خلفاء کرام جو روحانی طلبہ جماعت کی برانچ میں سرپرست کی حیثیت کے حامل ہوتے ہیں انہیں کی معرفت، تعلیم و تربیت حضور قبلہ عالم سیدی و مرشدی کی صحبت بابرکت سے طلبہ کو روحانی طلبہ جماعت کا پلیٹ فارم نصیب ہوتا ہے، طلبہ کی ان سے دوری ان کے مفاد میں نہیں ہوتی۔ ڈاکٹر علامہ اقبالؒ نے فرمایا:

ملت کے ساتھ رابطہ استوار رکھ

پیوستہ رہ شجر سے، امیدِ بہار رکھ

خصوصاً جماعت کے پرانے احباب، اللہ والوں کے تربیت یافتہ افراد کی صحبت نئے

احباب کے لئے بڑی فائدہ مند ثابت ہوتی ہے۔

اہلِ تصوف حضرات نے غیروں کی صحبت سے اجتناب کرنے کی تاکید کی ہے۔ اپنے طریقہ پر رنگ وڈھنگ پر ثابت قدم رہنے کے لئے حضور قبلہ عالم سوہنا سائیں علیہ الرحمۃ فرماتے تھے:

دورنگی چھوڑ دے یک رنگ ہوجا

سراسر موم ہو یا سنگ ہوجا

الحمدللہ! ہمارے لئے اپنے پیر و مرشد اللہ کے کامل ولی کا طریقہ کار اور رنگ ہی کافی ہے۔ دوسروں کی تقلید کرکے ترقی حاصل کرنے والوں سے علامہ اقبال اس طرح مخاطب ہوئے ہیں کہ:

فرنگی بن کر مسلمان نے ترقی کی

تو یہ فرنگی کی ترقی ہے مسلمان کی نہیں

روحانی طلبہ جماعت والوں نے تو یہ عہد کیا ہوا ہے کہ:

بن کے دیوانہ کریں گے خلق کو دیوانہ ہم

برسرِ ممبر سنائیں گے تیرا افسانہ ہم

علم دین کی اہمیت

سیدہ ماجدہ شاہ بنت علی گوہر
جامعہ للبنات درگاہ اللہ آباد شریف

عن ابی الدرداء رضی اللہ عنه قال قال رسول اللہ ﷺ من سلك طریقا یطلب به علما سهل اللہ له طریقا الی الجنة اوکما قال قال النبی ﷺ۔

محترم قارئین کرام! مذکورہ حدیث مبارکہ الصحیح البخاری شریف کے کتاب العلم صفحہ نمبر 16 سے لی گئی ہے جو علم کی طلب میں کسی راستے پر چلتا ہے اللہ تعالٰی اس کے لئے جنت کا راستہ آسان کر دیتا ہے۔

علم دین حاصل کرنا ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے اور یہ بات روز

روشن کی طرح واضح ہے یہ قرآن وسنت کا علم ہے جس سے انسان اپنی حقیقت کو

25

پہنچان کر اصل انسان بن جاتا ہے اور اپنی کھوئی ہوئی حقیقت کو حاصل کرکے معرفت کانور حاصل کرتا ہے۔ ویسے تو اللہ تعالیٰ کے اپنے بندوں پر بے شمار احسانات ہیں پر ان میں سب سے افضل وبرتر علم ہے جو اس نے اپنے بندوں کو عطا فرمایا۔ اسی علم کے باعث انسان کو تمام مخلوقات پر فوقیت حاصل ہے۔ علم کے باعث ہی فرشتوں کو حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا، اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ علم ہی انسان کی عظمت کا بنیادی سبب ہے۔

اسی عظمت کی بنیاد پر آپ ﷺ نے اپنی امہ کو علم کی ترغیب اور خوشخبری دیتے ہوئے حدیث مبارکہ کے الفاظ بیان فرمائے۔

یعنی علم کے بغیر جنت کے راستے کو پانا ممکن نہیں، علم اور جنت کا راستہ ایک ہی ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے علم دین کے ساتھ ساتھ دنیا کے مختلف علموں فلسفہ، تاریخ، خوراک، زراعت، اور دوسرے سائنسی علوم پر بھی غور وفکر کرنے کی طرف حکم دیا ہے۔

علم کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے کہ حضور اکرم ﷺ پر جو پہلی وحی نازل ہوئی تھی اس میں پہلا حکم علم کے بارے میں ہوا تھا۔ یعنی

اقراء باسم ربک۔۔۔۔

(اے نبی) پڑھ اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا۔

قرآن مجید میں ایک اور جگہ پر ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

ترجمہ: وہ لوگ جو علم رکھتے ہیں اور جو نہیں رکھتے کیا برابر ہو سکتے ہیں؟

اس آیت کریمہ سے علم کی اہمیت واضح ہو جاتی ہے آپ ﷺ نے اپنی امہ کو یہ سبق دیا ہے کہ علم کی تلاش میں نکلو، حکمت کے موتی جہاں بھی ملیں انہیں حاصل کرو، اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ اس قوم کو حکومت اور حکمرانی عطا کی ہے جو علم اور عمل میں سب سے آگے ہے۔ علم کی وجہ سے ہی تمام مسلمان دنیا میں کامیاب مگر جب انہوں نے قرآن کی تعلیمات کو چھوڑ دیا، علم کی روشنی سے دور ہو گئے تو وہ تنزلی کا شکار ہوتے گئے۔

اقسامِ علم

علم کی دو اقسام ہیں۔

ایک مبادیات کا علم اور 2 مقاصد کا علم

1: مبادیات سے مرادہ وہ علوم جو مقاصد کے ذریعہ، وسیلہ، اور واسطہ ہوں، علم معانی، علم بیاں، علم لغت، علم اشتقاق، علم فرد، علم کلام و نحو وغیرہ۔

2: اور مقاصد سے مراد قرآن و سنت کا علم ہے اس کو علم شرعی کہا جاتا ہے پھر اس کی

دو قسمیں ہیں ایک کسبی دوسرا وہبی۔ وہبی ان علوم کو کہا جاتا ہے جن کے حصول میں
انسان کے کسب کو اور مضنت کو دخل نہ ہو۔ 26

علم وہبی کی دو قسمیں ہیں۔

ایک جو بغیر واسطہ کے بذریعہ وحی کے حاصل ہو، جیسے نبوت ورسالت کا
علم، 2: وہ علم جو کسی کو کمال اتباع کی وجہ سے حاصل ہو۔ جیسے الہام، کشف اور
فراست وغیرہ۔

اور کسبی علم وہ علم ہوتا ہے جو اکتساب سے حاصل ہو یعنی انسان دوسرے انسان سے
حاصل کرے۔

اگر علم ظاہر سے مراد ہو تو علم فقہ ہے اگر باطن سے مراد ہو تو تصوف ہے۔

علم کی اہمیت اس بات سے واضح ہے کہ آپ ﷺ دین ودنیا آخرت کے بے شمار
علوم ہونے کے باوجود صبح وشام علما نافعا کی دعا مانگتے تھے یعنی وہ علم جس سے خود کو بھی
فائدہ پہنچے اور دوسروں کو بھی۔

ہماری اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ایسا علم عطا
فرمائے او اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور بلغو عنی ولو آیۃ کے مطابق
دوسروں تک پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے۔

گلہائے رنگ رنگ

سلام کرنے کے فوائد

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

1: رابطے کا ذریعہ

2: سلامتی اور برکت کی دعا

3: مسلمان کی شناخت

4: امن کا درس

5: غصے میں کمی

6: باہمی تعلقات میں اضافہ

7: عاجزی کا اظہار

8: اخلاق حسنہ کا تحفہ

9: نیکیاں کمانے کا ذریعہ

مراسلہ: محمد حسن اوٹھو طاہری

حضرت علی کرم اللہ وجھہ کا قول ہے کہ:

مجھے عبادت میں 2 چیزیں پسند ہیں:

1: سرد موسم میں فجر کی نماز

2: گرم موسم میں رمضان کے روزہ

☆جنت پانچ آدمیوں پر واجب ہے☆

1: قرآن شریف پڑھنے والے پر

2: زبان کو فضول باتوں سے روکنے والے پر

3: بھوکوں کو کھانا کھلانے والے پر

4: بے لباس کو کپڑے پہنانے والے پر

5: حضور ﷺ پر درود شریف کثرت سے پڑھنے والے پر

حدیث نبوی

☆جس نے فجر کی نماز ترک کی اس کے چہرے سے نور ختم کر دیا جاتا ہے۔

☆جس نے ظہر کی نماز ترک کی اس کی روزی سے برکت ختم کر دی جاتی ہے۔

☆جس نے عصر کی نماز ترک کی اس کے بدن کی طاقت ختم کر دی جاتی ہے۔

☆جس نے مغرب کی نماز ترک کی اسے اولاد سے کوئی فائدہ نہیں پہنچے گا۔

☆جس نے عشاء کی نماز ترک کی اس کی نیند کی راحت ختم کر دی جاتی ہے۔

مراسلہ: محمد عمران شر طاہری / دربار اللہ آباد شریف

سخت گرمی کا رمضان اور آزمودہ ٹوٹکہ

گلقند 250 گرام اور چھوٹی الائچی دس گرام۔

ترکیب: چھوٹی الائچی پیس کر گلقند میں ملالیں اور صبح سحری کرنے کے بعد ایک بڑا چمچ استعمال کریں۔ فائدہ: سارادن پیاس کا احساس نہیں ہوگا' کمزوری اور نقاہت نہیں ہوگی حتیٰ کہ اگر آپ سخت گرمی میں بھی کام کریں۔ چاہیں تو افطاری کے بعد بھی کھاسکتے ہیں۔ (بحوالہ کتاب رمضان المبارک کے بکھرے موتی، صفحہ 7)

مراسلہ: مسرور اسرار احمد طاہری

==================================

آؤ دوستو! ایک کام کریں

سنت نبوی کو عام کریں

☆ہیلو نہیں — السلام علیکم کہیں

☆اوکے نہیں — انشاء اللہ کہیں

☆بائے بائے نہیں — فی امان اللہ کہیں

☆Thank You نہیں — جزاک اللہ کہیں

☆گریٹ نہیں — ماشاء اللہ کہیں

☆I'm Fine نہیں — الحمدللہ کہیں

☆زبردست نہیں — سبحان اللہ کہیں

مراسلہ: محمد عیسیٰ کھتری طاہری / ٹنڈو محمد خان

(بقیہ خبرنامہ)

خواتین ونگ برانچ گلزار مسجد میں خواتین کا پروگرام

خواتین ونگ برانچ گلزار مسجد شیر شاہ میں خواتین کے لئے ایک بہت عظیم الشان تربیتی پروگرام ہوا، جس میں سینکڑوں خواتین نے شرکت کی، اس موقع پر خواتین کو گھر کے مسائل، بچوں کی پرورش، شوہر اور رشتہ داروں کے ساتھ سلوک اور معاشرے میں کردار کے حوالے سے لیکچر دیے گئے، تربیت دی گئی۔ **(رپورٹ: نمائندہ خصوصی الطاھر کراچی)**

ج۔ا۔م ضلع ٹنڈو محمد خان کی رپورٹ

ج۔ا۔م ٹنڈو محمد خان کی جانب سے نور محمد مسجد میں عظیم الشان پروگرام بسلسلہ یوم سیدنا صدیق اکبر، ولادت اماں خاتون جنت ہوئے، خصوصی خطا مولانا یوسف ملاح نے کئے۔☆ برانچ حاجی سبھا گو فقیر کا اجلاس ہوا☆ ماتلی میں خلیفہ عیسیٰ کھٹی کی زیر قیادت ہفتہ وار پروگرام ہوا☆ 18 اپریل کو اہم اجلاس ہوا☆ 20 اپریل کو ج۔ع۔ط کی جانب سے اہم اجلاس ہو۔ **رپورٹس: علی خان کلہوڑو / پریس سیکرٹری ج۔ا۔م ضلع ٹنڈو محمد خان**

ٹنڈو الہیار کی جانب سے وفود روانہ

مورخہ 13 مئی کو ج۔ا۔م ضلع ٹنڈو الہیار کی جانب سے مختلف علاوں گوٹھ پاک سنگھار، فتو چوہان، فضل لغاری، گاڑھو صدر، ٹنڈو جام یونیورسٹی، بکیرا روڈ میں وفود نکالے گئے، صدر رمضان مغل، غلام مصطفیٰ سامٹیو نے خطاب کیے وفود نکالے گئے، مرشد مربی کا تعارف اور قلبی ذکر کے فوائد بیان کئے گئے۔ **رپورٹ: ابوبکر بوزدار طاہری / طاہر آباد شریف**

مرکز روح الاسلام لاہور میں شب برات پر پروگرام منعقد

22 مئی کو مرکز روح الاسلام لاہور میں پر شب برات پر عظیم الشان پروگرام ہوا، جس میں خلفاء کرام، فقراء، ر۔ط۔ج، ج۔ع۔ط کے دوستوں نے شرکت کی۔ مقررین نے خطاب کیا۔ **رپورٹ: راشد محمود طاہری / لاہور**

خبرنامہ

مرکز کراچی میں عظیم الشان جلسہ

مورخہ 22 مئی بروز اتوار بعد نماز عصر تا عشاء مرکز اصلاح المسلمین ٹول پلازہ کراچی میں بسلسلہ عرس مبارک حضرت سوہنا سائیں علیہ الرحمۃ اور استقبال رمضان المبارک کے عنوان پر عظیم الشان روحانی اجتماع ہوا، جس میں ملک بھر سے ہزاروں افراد نے شرکت کی، پروگرام میں جماعت اصلاح المسلمین پاکستان کے مرکزی صدر صاحبزادہ جعفر صادق طاہر صاحب، ڈاکٹر منور حسین بھرگڑی، مولانا عزیز الرحمٰن طاہری ودیگر نے خطاب فرمایا، جبکہ خصوصی خطاب دلنواز سیدی ومرشدی حضور محبوب سجن سائیں نے فرمایا۔ جبکہ مشہور ومعروف نعت خوان مولانا علی حسن مری طاہری ودیگر نے نعت ومنقبت پڑھیں۔

رپورٹ: وفا ابوالعمران شر طاہری

سیدی و مرشدی کی ڈیرہ اللہ یار میں آمد

سیدی و مرشدی حضور محبوب سجن سائیں مدظلہ العالی نے ڈیرہ اللہ یار کے قریب نواحی گاؤں میں عظیم الشان جلسہ سے خطاب فرمایا، جس میں گردونواح کے سینکڑوں افراد نے شرکت کی۔

حضور سجن سائیں مدظلہ العالی کی
گاؤں نصیر خان مری میں آمد

سیدی و مرشدی حضور محبوب سجن سائیں نے گاؤں نصیر خان مری نزد بھریا روڈ میں خلیفہ علی اکبر مری کے ہاں گئے، عظیم الشان محفل ہوئی، خصوصی خطاب سیدی و مرشدی حضور محبوب سجن سائیں نے فرمایا، اس موقع پر آپ نے خلیفہ علی اکبر مری کے والد کی مزار پر فاتحہ خوانی بھی کی۔

حضور سجن سائیں مدظلہ العالی نے
درگاہ علی مراد شاہ مست میں عرس مبارک میں شرکت فرمائی

سیدی و مرشدی حضور سجن سائیں مدظلہ العالی نے مورو کے قریب باندھی روڈ پر واقع درگاہ علی مراد شاہ مست میں عرس مبارک میں شرکت فرمائی، اس موقع پر حضور سجن سائیں مدظلہ العالی نے خصوصی خطاب بھی فرمایا۔

رپورٹس: وفا ابو العمران شر طاہری

رجسٹریشن برائے وفود

مرتب: علامہ اسرار احمد طاہری اللہ آبادی

الحمدللہ حضور قبلہ عالم محبوب سجن سائیں مدظلہ العالی کے فرمان کے مطابق تبلیغی وفود کی رجسٹریشن کی رپورٹس بذریعہ **SMS** موبائل نمبر: **03013280678** پر موصول ہورہی ہیں، جنہیں باقائدہ کمپیوٹرائزڈ کرنے کے بعد حضور قبلہ عالم کی خدمت اقدس میں پیش کی جاتی ہے۔

جماعت کے مبلغین حضرات کو گزارش کی جاتی ہے کہ وہ اپنی تنظیمی و تبلیغی رپورٹس بذریعہ **SMS** ہر ماہ کی مکمل رپورٹ 5 تاریخ تک مذکورہ موبائل نمبر پر ایک **SMS** کی صورت میں ارسال کریں، **SMS** کے ابتداء میں اپنا وفد نمبر لازمی تحریر کریں تاکہ درگاہ اللہ آباد شریف میں ہونے والے ماہانہ پروگرام میں آپ کی کارکردگی رپورٹ شامل ہوسکے، یوں جماعت کے ترجمان رسالہ الطاہر اور الاصلاح میں بھی اپنی تنظیمی و تبلیغی رپورٹس بذریعہ پوسٹ ارسال کردیں۔

(گزشتہ سے پیوستہ)

وفد نمبر396: مولانا محمد طاہر لاکھیر طاہری (درگاہ اللہ آباد شریف)، 397: مولانا محمد جمن "جانی "رند طاہری، (کنڈیارو)، 398: مولانا محمد اسحٰق واہوچو طاہری

30

(نصیر آباد)،399: مولانا حافظ ثاقب ریاض طاہری (نوشہروفیروز)، 400: مولانا طاہری عبداللہ کھوکھر (دادو)، 401: مولانا محمد عبیداللہ طاہری (گوجرانوالہ)، 402: مولانا محمد اختر جاوید طاہری (شیخوپورہ)، 403:حافظ ذیشان طاہری (گوجرانوالہ)، 404: مولانا محمد یوسف طاہری (نارووال)، 405: مولانا خالد محمود طاہری (راجن پور)، 406: مولانا محمد شبیر طاہری(سیالکوٹ)، 407: مولانا شاہنواز راہوجو طاہری (سیتاروڈ)، 408: مولانا محمد رمضان طاہری (چیچہ وطنی)، 409: مولانا فدا حسین آلکھانی طاہری (فقیرپورشریف)،410: مولاناغلام حسین طاہری(فقیرپورشریف)،411: مولانامحمد سعید لاکھیر طاہری (فقیرپورشریف)، 412: مولانا نعیم احمد شاہانی طاہری (فقیرپورشریف)۔

413: مولانا نورنبی طاہری (فقیرپورشریف)، 414: مولانا دیدار حسین طاہری (کے این شاہ)، 415: مولانا محمد انیس لاکھیر طاہری (فقیرپورشریف)، 416: مولاناعبدالکریم کلہوڑوطاہری (بالی شاہ)،417: مولانا شمس الدین طاہری (کے این شاہ)، 418: مولانا عبدالعزیز سومرو طاہری (رادھن،اسٹیشن)، 419: حافظ اختیار علی سوڈھر طاہری(فقیرپورشریف)، 0420: مولانا محمد وارث تھہیم (ٹمیاری)، 421: مولانا غلام فرید شیخ طاہری (لاڑکانہ)، 422:مولاناعبدالخالق طاہری جھتیال (لاڑکانہ)، 423: مولانا ظہیر احمد چارن طاہری (لاڑکانہ)، مولاناعبدالنبی چانڈیو طاہری (بہادرپور)، 425: مولاناعاشق علی طاہری(گوٹھ نثار کھوسہ)، 426: مولانا خالد حسین لنڈ طاہری (جوہی)، 427: مولانا اسداللہ بھٹو (نوڈیرو)، 428: مولانا سرفراز علی سومرو طاہری (نوڈیرو) ، 429: حافظ علی حیدر ناریجو طاہری (نوڈیرو)، 430: مولانا احمد علی مہیسر طاہری (نوڈیرو)، 431: مولانااسماعیل شر (سانگھڑ)

432: مولانا محمد اشرف جتوئی (پنو عاقل)،433: مولانا ولی محمد میرانی طاہری (رادھن اسٹیشن)، 434:مولانا علی خان کھوسہ طاہری (میہڑ)، 435:مولانا محمد یونس کھوسہ طاہری(میہڑ)،436: مولانا منیر احمد مگسی طاہری (رادھن اسٹیشن)،437: مولانا خالد حسین طاہری (کنڈو واہن)، 438: مولانا غلام رسول طاہری (بیلا واہ نز بھریا سٹی)، 439: مولانا عبدالحکیم طاہری لاکھڑ (السبیلہ)، 440: مولانا مظفر حسین طاہری (گلشن حدید)، 441: مولانا خلیفہ عبدالحق چنہ طاہری (یوسف گوٹھ، کراچی)، 442: مولانا محمد عارف شکیل طاہری(وہاڑی)،443: مولانا قاری محمد اسلم طاہری (ڈگری، میر پور خاص)، 444:مولانا نصر اللہ طاہری (جڑانوالہ)،445: مولانا محمد ابو بکر طاہری (ٹنڈو الہیار)،446: مولانا ممتاز علی طاہری (میہڑ)،

447: مولانا محمد امین اوٹھو طاہری (نواب شاہ)،448: مولانا ڈاکٹر راؤ ذوالفقار علی طاہری (نواب شاہ)، 449: مولانا راؤ محمد اسلم طاہری (نواب شاہ)، 450: مولانا محمد رمضان سولنگی (نواب شاہ) 451: مولانا حافظ محمد عارف ملک (نواب شاہ)، 452: مولانا سکندر علی چنہ طاہری (نواب شاہ،) 453: مولانا امان اللہ پنہور طاہری (نواب شاہ،) 454: مولانا نالی مٹھو مشوری (دوڑ ،نواب شاہ)، 455: مولانا محمد اعظم بروہی طاہری (نواب شاہ)، 456: مولانا قربان علی طاہری (نوابشاہ)، 457: حافظ شاہنواز چنہ طاہری (نواب شاہ)، 458: مولانا پیر غلام رسول طاہری (نواب شاہ)، 459: مولانا حاجی ایاز علی چنہ طاہری (نواب شاہ)،460: مولانا غلام شبیر طاہری (نواب شاہ)،

461: مولانا محبوب علی خاصخیلی (نواب شاہ)، 462: جناب بلال احمد خاص خیلی طاہری (نواب شاہ)، 463: مولانا محمد بخش لاکھو طاہری (نواب شاہ)، 464: مولانا انور علی طاہری (شاہپور چاکر)، 465: جناب اصغر علی خواجہ (شہداد پور)، 466: مولانا قربان علی چانڈیو طاہری (نواب شاہ)، 467: مولانا حافظ غلام عباس طاہری

(سانگھڑ)، 468 :مولانا قائم الدین رند طاہری (دوڑ)، 469: مولانا خلیفہ حاجی محمد اسحاق اوٹھو طاہری (نواب شاہ)، 470: مولانا محمد حنیف لاشاری طاہری (دوڑ)، 471: مولانا احسان علی عمرانی (سانگھڑ)،472: مولانا محمد سلیم مغل (سانگھڑ)، 473: محترم مرسلین احمد خانزادہ(سرہاڑی)، 474: مولانا محمد جمیل سیال (سرہاری)، 475: مولانا شاہنواز مغیری(سکرنڈ)، 476: خلیفہ حاجی خان بگھیو(ٹمیاری)، 477: مولانا سید محمد بشیر شاہ(بہاولپور)، 478: محمد حذیفہ طاہری، 479: خلیفہ علی اصغر عباسی (کراچی)، 480: عبید اللہ طاہری (ٹمیاری)، 481: جناب ڈاکٹر نعمت اللہ کلہوڑو (لیاقت اسپتال جامشورو)

482: مولانا محمد شعیب پٹھان (کے پی کے)، 483: محمد آصف (کے پی کے)، 484: حافظ اختر علی طاہری (ٹنڈوالہیار)، 485: مولانا غلام مصطفیٰ سامٹیو طاہری (ٹنڈوالہیار)، 486: خلیفہ نذیر احمد جوکھیو(ٹھٹہ)، 487: مولانا حاکم علی طاہری (ٹمیاری)، 488: مولانا خلیفہ مظفر حسین (پیری) ، 489: مولانا محمد ہاشم طاہری ماتلی، 490: مولانا محمد رحیم جاموٹ اوتھل۔**(کمپیوٹرائزڈ: وفا شر طاہری)**

نوٹ: بقیہ وفود کی لسٹ الطاہر کے آئندہ شمارے میں شایع کی جائے گی۔

صوبہ پنجاب کا دورہ

مورخہ 28 اپریل 2016ء کو خلیفہ مولانا محمد مشتاق احمد شر طاہری، احمد الدین بلوچ، وفا نذیر احمد شر طاہری کی زیر قیادت 3 رکنی وفد صوبہ پنجاب کے دورے پر روانہ ہوا، جس میں مغلپورہ میں نعیم احمد کے رہائش گاہ پر پروگرام منعقد کیا گیا، جہاں سید تراب الحق، ابرار احمد، اسرار احمد، ضلعی آفس سیکرٹری فقیر بابر حسین طاہری و دیگر دوستوں سے ملاقات ہوئی، جس کے بعد بادشاہی مسجد جانا ہوا، جہاں پر

سری لنکن اور چائینز سیاح ملے، جنہیں قلبی ذکر کا وظیفہ سمجھایا گیا، درگاہ شریف کا تعارف بھی کروایا گیا، بعد میں داتا گنج بخش کی درگاہ پر حاضری دی گئی، جہاں پر خلیفہ عبدالستار کے تعاون سے داتا دربار کی مسجد کے صحن میں پروگرام منعقد کیا گیا، جہاں نئے احباب کو قلبی ذکر سمجھایا گیا اور درگاہ شریف کا تعارف کروایا گیا۔ جس میں کافی دوستوں نے شرکت کی، جس کے بعد 29 اپریل جمعہ کے روز مرکز روح الاسلام بیدیاں روڈ پر مولانا محمد مشتاق شر طاہری نے خطاب کیا، بعد میں قاری عامر کی رہائش گاہ سبزہ زار میں بھی نئے احباب سے ملاقات اور پروگرام ہوا، برانچ کھولنے کا مشورہ دیا گیا، جبکہ اختر لطیف گاگو کی رہائش گاہ پر ان کے والد کے انتقال پر فاتحہ خوانی بھی کی گئی، جس کے بعد تعظیم احمد کی رہائش گاہ پر مغرب کے بعد پروگرام ہوا، جس میں ضلع آفس سیکرٹری فقیر بابر حسین، حاجی سلیم و دیگر شریک ہوئے،

بعد میں خلیفہ ڈاکٹر شفیق احمد کے گھر میں مراقبہ و پروگرام منعقد کیا گیا، جس کے بعد کہنہ میں حاجی یعقوب کی رہائش گاہ پر نئے احباب سے ملاقات ہوئی، بعد میں قصور میں حضرت بابا بلھے شاہ کی مزار پر حاضری دی گئی، وہاں پیش امام اور نئے احباب کو درگاہ شریف کا تعارف کروایا گیا، قصور میں بس اڈہ پر شیل پمپ کے ساتھ میں واقع جامع مسجد میں آصف علی کے تعاون سے عظیم الشان پروگرام منعقد کروایا گیا، جس میں نئے احباب کو قلبی ذکر سمجھایا گیا، بعد میں نشتر روڈ پر ضلعی عہدیدار راشد محمود، ر۔ط۔ج کے عہدیداروں اور رانا صاحب سے ملاقات ہوئی، جس کے بعد ڈاکٹر شفیق احمد، حاجی سلیم، فقیر بابر حسین کے ہمراہ شاہدرہ میں جانا ہوا، بعد میں یکم مئی کو برانچ مغلپورہ کا پروگرام نعیم احمد کی رہائش گاہ پر ہوا۔ **رپورٹ: وفا شر**

ر۔ط۔ج ضلع نوشہروفیروز کا پروگرام

22 اپریل کو فیضان اولیاء مسجد نزد واپڈا گیٹ نوشہروفیروز میں محفل میلاد کا پروگرام یوم سیدنا علی المرتضیٰ کے موضوع پر ہوا، جس میں محمد جمن جانی رند نے نعت ومنقبت پیش کیں۔☆ 24 اپریل بعد نماز عصر مرکز طاہر آباد شریف میں ماہانہ پروگرام منعقد کیا گیا، جس میں مولانا حسین بخش ربانی نے خطاب کیا۔

رپورٹ: آفتاب مصطفیٰ تنیو/ر۔ط۔ج ضلع نوشہروفیروز

ج۔ا۔م ضلع نوشہروفیروز کی رپورٹ

جماعت اصلاح المسلمین ضلع نوشہروفیروز کی جانب سے ضلع کے مختلف علاقوں میں قائم 48 برانچز کی وزٹ کے لئے 3 گروپ تشکیل دیے گئے، جنہوں نے مذکورہ برانچز میں جاکر وہاں کے مقامی عہدیداران سے ملاقات کی، تنظیمی رکارڈ کا جائزہ لیا اور برانچز کو مزید فعال بنانے کے لئے ہدایات بھی جاری کیئں، جس میں ممبرشپ کو بڑھانے پر غور کیا گیا۔**رپورٹ: عبداللہ سولنگی صدر، ج۔ا۔م ضلع نوشہروفیروز**

الطاہر نعت اکیڈمی ٹنڈوالہیار میں محفل

6 مئی کو مدرسہ انوار طاہریہ ٹنڈوالہیار میں ہفتہ وار پروگرام منعقد کیا گیا، جس میں خصوصی خطاب خلیفہ غلام مصطفیٰ بوزدار نے کیا۔ الطاہر نعت اکیڈمی ٹنڈوالہیار میں روزانہ کی بنیاد پر محفل منعقد کی جاتی ہے، جس میں 30 سے زائد طلبہ کو نعت پیش کرنے کے متعلق ہدایات اور رہنمائی دی جاتی ہے۔**رپورٹ: ابوبکر بوزدار طاہری**

ٹھنڈے پانی کی سبیل

ج۔ا۔م اور ج۔ع۔ط ضلع کشمور کندھ کوٹ کی جانب سے غوثیہ مسجد اور دیگر علاقوں میں شدید گرمی سے بچنے کے لئے ٹھنڈے پانی کی طاہری سبیل کا اہتمام کیا گیا۔

رپورٹ: فقیر محمد حسن قمبرانی/کندھ کوٹ

جماعت اصلاح المسلمین ضلع خیرپور کی رپورٹ

جماعت اصلاح المسلمین ضلع خیرپور کی جانب سے گزشتہ 3 ماہ کے دوران خیرپور ضلع میں تنظیمی کام کو مزید بہتری کی طرف گامزن کیا جارہاہے، الحمدللہ! گزشتہ دنوں شاہ عبداللطیف یونیورسٹی خیرپور کی جانب سے یونیورسٹی میں لگائے گئے انٹرنیشنل لیول کے بوک فیئر میلہ میں جماعت سے وابستہ کتب جن میں الطاہر، الاصلاح خاص نمبر پیر مٹھا سائیںؒ، سیرت ولی کامل، جلوہ گاہ دوست، کلام ولی، تعلیمات امام ربانی ودیگر کتب شامل ہیں، کو بوک اسٹال پر نیشنل بوک فاؤنڈیشن کے تعاون سے اسٹال پر لگائے گئے، وی سی صاحب سمیت مختلف مکتبہ فکر سے وابستہ افراد نے 3 روزہ کتابی میلے پر اسلامی کتب بالخصوص جماعت سے وابستہ دینی کتب کا مطالعہ کیا اور کتابیں خریدکیں اور اس کے علاوہ خیرپور ضلع کی 15 سے زائد برانچز میں حضور قبلہ عالم کے حکم کے مطابق وہاں پر دینی تعلیم، ناظرہ تعلیم دی جارہی ہے، جس سے کافی فائدہ ہورہاہے، علاوہ ازیں شجرکاری مہم کے سلسلہ میں بھی کام ہوا ہے، جبکہ ان دنوں شدید گرمی اور رمضان المبارک کی وجہ سے شجرکاری مہم کو بند کر دیا گیاہے، لہٰذا موسم بہتر ہوتے ہی دوبارہ اس کوشش کو جاری وساری رکھا جائے گا۔
خیرپور ضلع میں الطاہر اور الاصلاح کی کاپیاں بھی بڑی تعداد میں فروخت کی جارہی ہیں۔

رپورٹ: محمد اقبال احمد سوہو، صدر۔ ج۔ا۔م ضلع خیرپور

☆انچارج وفد نمبر 147 کی رپورٹ:

انچارج وفد نمبر 147 فقیر حبیب اللہ میمن کی جانب سے اپریل اور مئی 2016ء میں 12 تبلیغی وفود پروگرام تشکیل دیے گئے، 110 انفرادی تبلیغ کی گئی، جبکہ 105 تبلیغی پروگرام کئے گئے، علاوہ ازیں بھریاسٹی بائی پاس مسجد میں 58 درس کے پروگرام سرانجام دئے گئے۔ واضح رہے کہ روزانہ دو وقت مراقبہ کا اہتمام کیا گیا جاتاہے، جبکہ دالی میں بھی باقائدگی سے پروگرام منعقد کیے جاتے ہیں۔

☆انچارج وفد نمبر 447 کی رپورٹ:

انچارج وفد نمبر 447 محمد امین اوٹھو کی جانب سے گزشتہ 2 ماہ میں قرب و جوار میں 49 پروگرام منعقد کیے گئے۔

☆انچارج وفد نمبر 78 کی رپورٹ

22 اپریل بروز جمعہ بعد نماز مغرب گوٹھ بوزدار ہاشم آباد میں پروگرام ہوا، جس میں مولانا محمد اویس بوزدار نے خطاب کیا۔ **رپورٹ محمد حسن طاہری / ٹنڈوالہیار**

ر۔ط۔ج ضلع خیرپور کے دورے

24 اپریل کو روحانی طلبہ جماعت ضلع خیرپور کی جانب سے وفد نے 8 برانچز کے دورے کئے، رکارڈ چیک کیا گیا، ضلعی عہدیداران ڈاکٹر نعمت اللہ کلہوڑو و دیگر کی زیر قیادت کام بہتر ہو رہا ہے، مزید بہتری کے لئے ہدایات جاری کی گئیں۔ پنجاب کے وفد کی سندھ میں آمد کی تیاری، تربیتی ورکشاپ،، برانچ سطح پر شجرکاری مہم کو کامیاب بنانے کے متعلق غور و فکر کیا گیا۔ **رپورٹ: حافظ حلیم گلال / ر۔ط۔ج ضلع خیرپور**

جلسہ آمد رمضان

مورخہ 5 جون 2016ء کو ج۔ا۔م، ج۔ع۔ط اور ر۔ط۔ج کندھ کوٹ کی جانب سے رسول آباد کندھ کوٹ میں عظیم الشان جلسہ منعقد کیا گیا، جس میں مولانا رحمت اللہ راجپر، نعت خوان عثمان ملاح نے نعت و دیگر نے بھی خطاب کیا۔

رپورٹ: غلام مجتبیٰ ملک طاہری / کندھ کوٹ

جامعہ عربیہ کی طلبہ کی الوداعی تقریب

درگاہ اللہ آباد شریف میں جامعہ عربیہ غفاریہ کے جماعت ثامنہ کی الوداعی تقریب منعقد کی گئی، جس میں مدرسہ کے اساتذہ و جماعت سابعہ کے طلبہ نے شرکت کی۔

رپورٹ: عبدالرحیم طاہری

جماعت اصلاح المسلمین گڈاپ ٹاؤن کے زیر اشتراک

وفد نمبر 33 انچارج خلیفہ امام علی چانڈیو اور خلیفہ رمضان گبول کی رپورٹ

جماعت اصلاح المسلمین گڈاپ ٹاؤن کی جانب سے مختلف علاقوں میں کئی وفود روانہ ہوئے، مولانا خلیفہ محمد رمضان گبول اور خلیفہ امام علی چانڈیو کی زیر نگرانی مختلف علاقوں میں پروگرامز منعقد کیے گئے، گوٹھ پٹھان خان برفت، گوٹھ نودو خان برفت، حاجی نور محمد، سنیاسی برفت، حاجی امام بخش، روحو خاصخیلی، مہر جبل، ملا فیض محمد، ملک گوٹھ، حاکم بروہی گوٹھ، حاجی زکریا گوٹھ، محمد علی بروہی، گل حسن جوکھیو گوٹھ، دنبہ گوٹھ، جوگی گوٹھ، برفت محلہ ودیگر علاقوں میں عہدیداروں اور سینئر کارکنوں حاجی محمد پنھل جوکھیو طاہری، عبدالغنی پالاری، سکندر علی، عبدالواحد برفت، محمد اعظم برفت، ظہور احمد جوکھیو، شریف جوکھیو، سلیم جوکھیو، مولابخش گبول ودیگر کی زیر قیادت وفود روانہ ہوئے۔☆ یکم اپریل کو گوٹھ نذر محمد گبول میں نعت خوان مرحوم محمد عیسیٰ گبول میں کی یاد میں ایصال ثواب کے لئے خلیفہ رمضان گبول کی زیر قیادت پروگرام ہوا، خلیفہ محمد ابراہیم بروہی طاہری، خلیفہ امام علی چانڈیو اور گڈاپ ٹاؤن نے تمام عہدیداروں سمیت شرکت کی، جبکہ نعت خواں علی حسن مری، سکندر علی دودو نے بھی خطاب کیئے۔☆ مورخہ 6 مئی گوٹھ عبدالکریم میں اصلاحی پروگرام ہوا، علی حسن مری نے نعت ومنقبت پیش کیں اور حاجی رمضان گبول نے خطاب کیئے۔☆ گوٹھ آدم خان شورو کوہستان مول میں قادر بخش شورو کے ایصال ثواب کے لئے پروگرام منعقد کیا گیا۔☆ 23 مئی کو گوٹھ محمد سومر جوکھیو میں ج۔ا۔م گڈاپ ٹاؤن کی معاونت میں برانچ قائم کی گئی، جبکہ روحانی محفل بھی منعقد کی گئی۔☆24 مئی کو برانچ حاجی محب علی گوندر طاہری اور علی احمد جوکھیو میں عظیم الشان اصلاحی پروگرام میں خلیفہ امام علی چانڈیو، علی حسن مری طاہری نے شرکت کی۔☆ 26 مئی کو برانچ حاجی عبدالکریم گبول میں برانچ صدر حاجی رمضان گبول کی جانب سے پروگرام میں گڈاپ ٹاؤن کے عہدیداروں فقیر مولابخش بھی موجود تھے۔☆27 کو برانچ عیسانی جوکھیو میں بعد نماز جمعہ روحانی پروگرام کو علی حسن مری ودیگر نے حصہ لیا۔☆ 27 کو برانچ حاجی فقیر محمد گبول میں خلیفہ امام علی چانڈیو کی زیر نگرانی پروگرام ہوا۔

رپورٹ: سلیم جوکھیو، پنھل جوکھیو / ج۔ا۔م گڈاپ ٹاؤن

ج۔ا۔م برانچ نوشہروفیروز کا پروگرام

جماعت اصلاح المسلمین پاکستان برانچ نوشہروفیروز کی جانب سے ماہانہ پروگرام غفاریہ مسجد میں بعد نماز عشاء منعقد کیا گیا، جس میں نظام الدین عباسی، قاری ثاقب علی، عاصم، نظام الدین، امید علی، عادل و دیگر نے نعت و منقبت پیش کیں، خصوصی خطاب قاضی مشہود احمد قریشی طاہری نے کیا۔☆ مورخہ 19 اپریل کو ماہانہ گیارہویں شریف کا پروگرام بعد نماز عشاء غوثیہ مسجد میں نزد سندھ نفسیاتی اسپتال نوشہروفیروز میں ہوا، خصوصی خطاب فقیر ممتاز طاہری نے کیا۔ **رپورٹس: بشیر احمد / نوشہروفیروز**

ضلع کنونشن کا اہتمام

مورخہ 5 جون کو ضلع کنونشن کا اہتمام کیا گیا، جس میں صوبائی عہدیداران نے شرکت کی، ضلع لاہور کی برانچز نے رپرٹس پیش کیں۔ **رپورٹ: راشد محمود طاہری / ضلع لاہور**

☆انچارج وفد نمبر 11 کی رپورٹ:

انچارج وفد نمبر 11 محمد محسن پلیجو کی جانب سے مئی کے مہینے میں ٹھٹھہ و گردونواح کے چھوٹے بڑے شہروں میں 26 پروگرامز منعقد کئے گئے۔

ٹنڈو ٹمیاری کی رپورٹ

ماہانہ گیارہویں شریف کا پروگرام گوٹھ مصری جکھریجا میں ہوا، حافظ انور نے خطاب کیا، 12 ویں شریف کا پروگرام جامعہ غوثیہ طاہریہ میں ہوا، مولانا معشوق مری نے خطاب کیا، مولانا ریاض میمن، مولوی شرجیل پیرزادہ نے خطاب کیا، گوٹھ مصری میں حاجی مکھن والی مسجد میں ماہانہ پروگرام کو مولانا معشوق علی نے خطاب و مراقبہ کروایا۔ مولانا مفتی اصغر علی اور مولانا بشام علی میرجت کی زیر قیادت وفود مختلف علاقوں میں روانہ ہوئے۔

رپورٹ: حافظ انور علی میمن / ج۔ا۔م ضلع ٹمیاری

(بقیہ صفحہ نمبر 49 پر ملاحظہ فرمائیں)

انتقال پرملال

گزشتہ دنوں سیدی و مرشدی حضور محبوب سجن سائیں مدظلہ العالی کی خوشدامن، جماعت اصلاح المسلمین پاکستان کے مرکزی صدر صاحبزادہ جعفر صادق طاہر کی نانی محترمہ، محترم استاد محمد یونس چنہ، محترم عبدالرحمٰن چنہ کی والدہ محترمہ کا قضائے الٰہی سے انتقال ہو گیا، ادارہ الطاہر اور پوری جماعت دکھ اور غم کی اس گھڑی میں برابر کی شریک ہے۔

ادارہ الطاہر

==========================

انتقال پرملال

سہ ماہی الطاہر کے سرکیولیشن مئنیجر محمد بخش جونیجو طاہری کے بڑے بھائی محمد صالح جونیجو قضائے الٰہی سے انتقال کر گئے، ادارہ الطاہر لواحقین سے غم کی اس گھڑی میں برابر کے شریک ہے۔

ادارہ الطاہر

مقابلہ ذہنی آزمائش

نتیجہ ذہنی آزمائش نمبر 05

درست جوابات بھیجنے والے قارئین کے نام

محمد فرمان راجپوت / سانگھڑ، محمد ارسلان مغل / ٹنڈوالہیار، طارق حسین آرائیں / مورو، علی خان کلہوڑو، مدثر علی خان، مطہر علی خان، مبشر علی خان کلہوڑو / ٹنڈو محمد خان، زید محمد جونیجو، طلحہ محمد طاہری، اریج زہرہ طاہری، / نوڈیرو، محمد فیض الحسن ، اعوان ٹاؤن راولپنڈی، مسرور اسرار احمد، عمران علی / کنڈیارو، محمد تنویر طاہری / خضدار، ابرار احمد، اسرار احمد، بابر حسین طاہری / لاہور۔

انعام یافتہ خوش نصیب

اریج طاہری / لاڑکانہ

مقابلہ ذہنی آزمائش نمبر۶.

محترم قارئین! ذہنی آزمائش نبمر۶. کے کچھ سوالات رسالے سے اورکچھ باہر سے لئے گئے ہیں، سوالنامہ ۶. کے جوابات ۱۰ جولائی ۲۰۱۶ تک مل جانے چاہیں۔ درست جوابات ارسال کرنے والوں کو بذریعہ قرء اندازی ایک کتاب انعام میں دی جائے گی۔

نوٹ: بغیر کوپن والے جوابات شامل اشاعت نہ ہوں گے۔

سوالنامہ:

سوال۱: علم کتنی اقسام ہیں؟

سوال۲: عیدین میں کتنی تکبیرات ہوتی ہیں؟

سوال ۳: رمضان کے روزہ کس سن ہجری میں فرض ہوئے؟

سوال ۴: حضرت ابوہریرہ کا نام کیا تھا؟

سوال ۵: شعر مکمل کریں۔ **دورنگی چھوڑدے یک رنگ ہوجا**

کوپن ذہنی آزمائش نمبر۶.

نام----------------------

ولدیت--------------------

پتہ-----------------------
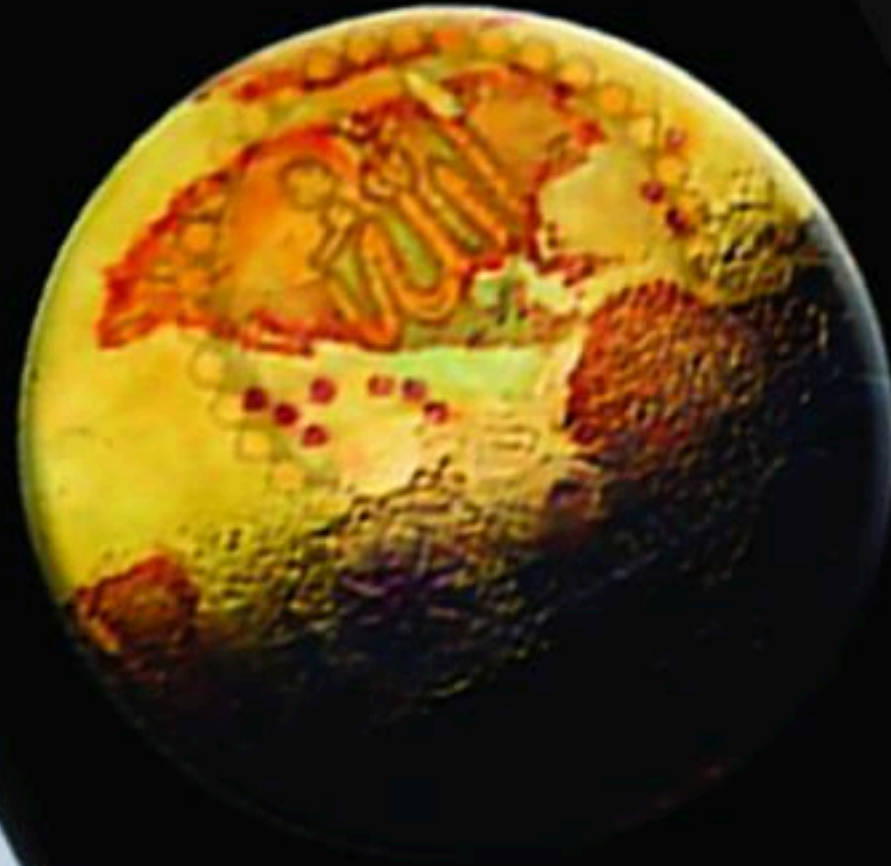
جلوہ گاہِ دوست
جلوہ گاہِ دوست
خواجہ محمد طاہر بخشی نقشبندی
ڈزائننگ محمد امین اوٹھو طاہری 0302-3227609